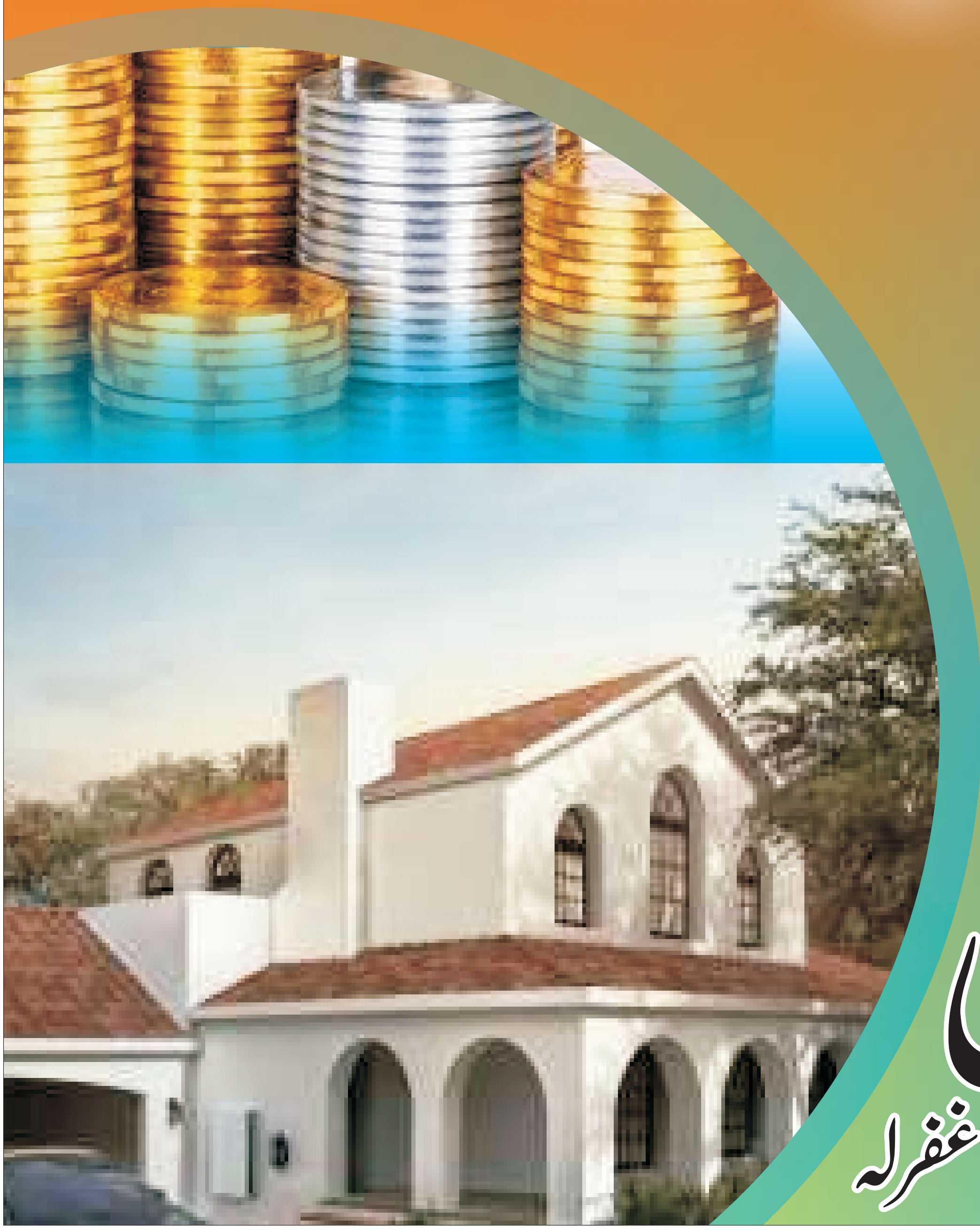
آسان اسلامی قانون وراثت



از قلم

شیخ المیراث علامہ
مختار احمد رضوی
غفرلہ

نام کتاب: آسان اسلامی قانون وراثت

تحریر: شیخ المیراث علامہ مختار احمد غفرلہ

نظر ثانی: مفتی ہاشم خان عطاری مدظلہ العالی

کمپوزنگ: استاد محمد انور سعیدی مدظلہ العالی

اشاعت: ستمبر 2018ء

ڈیزائنر: محمد وافق عطاری

Whatsapp:03057203310

email: wafiqraza@gmail.com

web: ilmemirasbook.blogspot.com

پتہ: چک اسلام آباد، تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور

انتساب

راقم، رسالہ ھذا کو اپنے مشفق و مربی استاد محترم۔ محقق و مدقق مفتی اعظم استاذ الاساتذہ، جامع المعقول والمنقول، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رمضان صابری صاحب مدظلہ کے نام (جن کی کریمانہ شفقت کی بنا پر راقم الحروف کو پیش نظر علم میراث کے چند اصول وقواعد کے مجوعہ کو ترتیب دینے کی ہمت ہوئی) منسوب کرتا ہے۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(ربنا تقبلنا انک انت السمیع العلیم)

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

کمترین نیازمند

مختار احمد رضوی

فہرست مضامین

تقریظ جلیل

عالم باعمل ولیٔ کامل عاشق رسول ﷺ، استاذ الفقہاء جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ

مولانا محمد اسماعیل قادری رضوی نوری مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)

محترم ومکرم مولانا مختار احمد رضوی صاحب کی کتاب آسان اسلامی قانون وراثت تقریباً مکمل پڑھی ہے، مولانا موصوف نے وراثت سے متعلق اردو زبان میں نہایت آسان انداز میں تالیف فرامائی ہے۔

اہل زبان اور کچھ دینی معلومات رکھنے والے کے لیے یہ بہترین کتاب ہے۔ علم میراث کی اہمیت ہے اور ہر خاندان کی ضرورت ہے نیز اس کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ یہ تمہارے دین سے ہے۔

فقط: محمد اسماعیل

۲/ جو؛لائی ۲۰۱۱ء

(شیخ الحدیث حضرت محمد اسماعیل صاحب مدظلہ)

(شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)

تقریظ جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علیٰ محمد

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مفتی واستاذ فیضان مدینہ کاہنہ نو لاہور)

عزیزی مولانا مختار احمد عطاری کی تالیف کو چند مقامات سے دیکھا۔اس کو آسان اور مفید پایا۔اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور اس تالیف کو قبول فرمائے اسے عوام وخواص میں مقبول بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ والہ اصحابہ وسلم

حضرت محقق ومدقق استاد مفتی (محمد ہاشم عطاری، مدظلہ العالی)

محمد ہاشم خان غفرلہ

خادم دارالافتاء اہلسنت دربار مارکیٹ، لاہور

تقریظ جلیل

مناظر اسلام خطیب اعظم عالم باعمل عاشق رسول ﷺ استاد العلماء

علامہ قبلہ مفتی عبدالحمید چشتی صاحب مدظلہ (خانیوال)

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد!

زیر نظر کتاب جو عزیز القدر مولانا مختار احمد چشتی نے لکھی ہے انتہائی عمدہ کاوش ہے جس میں جناب مولانا صاحب نے موصوف نے حل سراجی کے لیے نہایت آسان اور عمدہ طریق کے ساتھ قواعد مرتب فرمائے ہیں بندہ نے تین چار جگہوں سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ ان مقامات کو صحیح اور بہت آسان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دست بہ دعا ہوں کہ حق وجل وعلا اپنی شان کے مطابق مرتب موصوف کو اجر سے نوازے اور کتاب مذکورہ کو مقبولیت عامہ کا مقام دے دے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کر دے۔ آمین!

عبدالحمید چشتی

مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ مُحَمَّدِ نِ الۡمُصۡطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اُولِی الصِّدۡقِ وَالصَّفَآءِ

اَمَّا بَعۡدُ!

پس جاننا چاہیے کہ علوم دینیہ میں علم میراث نہایت اہم اور ضروری علم ہے کیونکہ سارے دینی ودنیوی علوم کا تعلق انسان کی زندگی سے ہے لیکن علم فرائض یعنی علم وراثت کا تعلق انسان کی موت سے ہے اس لیے حدیث شریف میں اسے آدھا علم فرمایا گیا۔ یعنی سارے علوم، علم کا ایک حصہ ہیں اور تنہا فرائض دوسرا حصہ۔ اس علم سے میت کے وارثوں میں عدل وانصاف کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی ساری زندگی عبادت وریاضت میں گزار دے مگر اپنے وارثوں پر ظلم کرکے مرے کہ بعض کو ظلماً نقصان پہنچائے تو اس کی عبادت وریاضت بیکار ہے۔

(**حدیث**) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میری والدہ نے میرے والد سے عرض کیا کہ فلاں باغ میرے بچہ کو ہبہ کر دو اور اس پر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی قائم لو۔ چنانچہ میرے والد مجھے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لائے اور عرض کیا کہ فلاں باغ اپنے اس بیٹے نعمان کو دیتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہیں۔ فرمایا کہ کیا تمھارے اور بھی فرزند ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا ان سب کو اتنا اتنا ہی مال دیا ہے؟ عرض کیا نہیں، نعمان کو ہی دیتا ہوں۔ فرمایا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ جب تم چاہتے ہو کہ تمھاری ساری اولاد تمھاری خدمت کرے تو تم بھی ساری اولاد میں انصاف سے کام لو۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ قیامت کے قریب علم فرائض ایسا اٹھ جائے گا کہ دو مسلمان

میراث کا مسئلہ لیے پھریں گے کوئی حل کرنے والا نہ ملے گا۔

قرآن کریم نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام تو اجمالی طور پر بیان کیے مگر میراث کے مسائل بہت تفصیل سے ارشاد فرمائے، جس سے اس فن کی اہمیت کا پتہ چلا۔ موجودہ مسلمان جہاں دیگر دینی باتوں سے بے پروا ہو گئے، تقسیمِ میراث سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ آج کل عام پڑھے لکھے لوگ بھی علم اوقات اور علم میراث سے بے خبر ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ عام مسلمان نہ نماز کے وقتوں کی پروا کرتے ہیں اور نہ میراث کی صحیح تقسیم کی۔ بعض جگہ تو مسلمانوں نے میراث میں اسلامی قانون چھوڑ کر مشرکین کا قانون قبول کر لیا جس سے ان کی لڑکیاں میراث سے محروم ہو گئیں۔ گویا معاذ اللہ یہ لوگ جیتے جی تو مسلمان ہیں مگر مرتے ہی بے ایمان۔ یقیناً یہ جرم قابلِ معافی نہیں۔ حقوق اللہ تو، توبہ وغیرہ سے معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد زبانی توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔ میراث تمام وارثوں کا حق ہے اگر اس میں کمی بیشی کر کے کسی کی حق تلفی کی گئی تو اس کی معافی توبہ سے بھی نہ ہو گی۔ **مسلمانو!** تم بیٹوں کی ناجائز محبت میں اپنی آخرت کیوں برباد کرتے ہو۔ نہ بیٹے تمھیں جنت دیں گے نہ بیٹیاں تمھیں دوزخ میں دھکا دیں گی۔ دونوں تمھارے لختِ جگر ہیں ان سب کو وہ حق دو جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

ماخوذ از علم المیراث، از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ

مختار احمد فخری عطاری

ساکن: تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاول پور (پنجاب) پاکستان

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

علمِ میراث

تعریف: علم فقہ اور علم حساب کے ان قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے میت کا ترکہ اس کے ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم کیا جائے۔

موضوع: میت کا مال اور اس کے ورثاء ہیں۔

غرض وغایت: میت کے مال میں سے ہر وارث کو اس کا متعین حق دینا ہے۔

علم فرائض کی وجہ تسمیہ: فرائض، فریضہ کی جمع ہے اور فرض سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے ''مقرر کرنا'' چونکہ علم فرائض میں ورثاء کے حصے مقرر ہوتے ہیں اس لیے اسے ''علم فرائض'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

علم فرائض کی اہمیت: اس کا اندازہ مندرجہ ذیل دو احادیث مبارکہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تعلموا الفرائض کما تعلمون القران۔

(سنن دارمی ۲/ ۳۶۱ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

علم فرائض کو ایسے اہتمام سے سیکھو جیسے قرآن کو سیکھتے ہو۔

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تعلموا الفرائض فانہا من دینکم۔

(سنن دارمی ۲/ ۳۶۱)

وراثت کا علم حاصل کرو کیونکہ یہ تمھارے دین کا حصہ ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی احادیث مبارکہ ہیں جن میں اس علم شریف کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ (طرازی شرح سراجی، رفیق الوراثت شرح سراجی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں)

☆ثواب کے لحاظ سے علم میراث کا ایک مسئلہ، فقہ کے ۱۰۰ مسائل کے برابر ہے(لکھنے بتانے پر)

☆ شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلمائ، رئیس التحریر، محقق ومدقق، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی کا فتوی ہے کہ علم میراث کا ایک مسئلہ اگر قبرستان والوں کو بخشا جائے تو مردے قیامت تک تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

☆ایصال ثواب کا یہ طریقہ بھی اچھا ہے۔

☆علم میراث کے ہر مسئلہ کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچا سکتے ہیں۔

اے قبرستان والو سنڑ وگل اساڈی　　اک شخص مرگیا چھوڑ گیا اک ذال تے اک ڈاڈی

اودے ترکے دے حصے کیتے چار　　اک لوے ذال تے ۳ لوے ڈاڈی

اس مسلے دا ثواب ارواح بخشی تساڈی

(از خلاصۃ المیراث)

★★★★★★★★★★

علم فرائض کے مآخذ ومراجع چار

(۱) کتابُ اللہ　　(۲) سنتِ رسولؐ

(۳) اجماعِ امت　　(۴) اجتہادِ صحابہ(جو کہ بالا جماع ہو)

☆ قیاس سے فرائض ثابت نہیں ہو سکتے۔

ترکہ کی تعریف: ترکہ کا لغوی معنیٰ ''چھوڑنا'' ہے جبکہ علم فرائض کی اصطلاح میں میت کے بعد اس کے مال اور حقوق میں سے جو کچھ باقی بچتا ہے اسے ترکہ کہتے ہیں جیسے زمین، مکان، بینک بیلنس، انشورنس کی رقم، حق شفعہ اور خیار وغیرہ۔

ف: ترکہ کو میراث، موروث، وراثت، ارث اور ورثہ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

★★★★★★★★★★★

ترکہ کی مختلف حالتیں اور ان کے احکام

میت کا ترکہ کسی صورت میں تین حال سے خالی نہیں ہوسکتا۔

(۱) میت کا ترکہ، اس کے فرض کے برابر ہو اس صورت میں میت کا کل مال فرض کی ادائیگی پر صرف کر دیا جائے گا اور نہ تو وصیت نافذ کی جائے گی (اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو) اور نہ ہی وارثوں کو کچھ ملے گا۔

(۲) میت کا ترکہ اس کے فرض سے زیادہ ہو، اس صورت میں میت کے مال سے اس کا فرض ادا کر کے بقیہ مال کی تہائی سے وصیت نافذ کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے، وہ شریعت مطہرہ کے مطابق ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۳) میت کا ترکہ اس کے قرض سے کم ہو، اس صورت میں میت کا کل مال قرض خواہوں میں ان کے قرض کی نسبت سے تقسیم کر دیا جائے گا اور ورثاء کو کچھ نہیں ملے گا اور نہ ہی وصیت نافذ کی جائے گی۔

وراثت کے ارکان: وراثت کے حسب ذیل تین ارکان ہیں۔

☆**مورث:** فوت ہونے والے شخص کو مورث کہتے ہیں۔

☆**وارث:** ورثاء کا مفرد ہے اور وارث اس شخص کو کہتے ہیں جو میت پر مالک بنتا ہے۔

☆**وراثت:** لغوی معنی "کسی کا کسی کے بعد باقی رہنا" اور اصطلاح شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونا۔ خواہ مال کا انتقال ہو یا ملک یا محاسن کا۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ان تمام معانی کے استعمال کیا گیا ہے۔

☆**وراثت کے اسباب:** انسان کو میت کی وراثت سے تب حصہ ملے دو اسباب میں سے کوئی ایک سبب پایا جائے۔

(۱) خونی رشتہ (۲) نکاح

وراثت کی شرائط: وارث کے لیے وراثت حاصل کرنے کی تین شر بیک وقت پایا جانا ضروی ہے۔

(۱) **مورث کا فوت ہونا** (موت خواہ حقیقی ہو یا حکمی حقیقۃً جیسے کسی کا اس دنیا سے کوچ کر جانا، اور حکماً جیسے کوئی شخص لاپتہ ہو جائے اور اس کی مدتِ انتظار ختم ہو جا

(۲) **وارث کا زندہ ہونا** (حیات خواہ حقیقی ہو یا حکمی، حقیقۃً جیسے کسی کا اس دنیا ہونا، اور حکماً جیسے حمل)

(۳) وراثت سے محروم کرنے والے اسباب میں سے کسی سبب کا نہ پا

(۱) مورث (میت)　(۲) وارث　(۳) ترکہ

بہن بھائیوں کی تین اقسام ہیں:

(۱) وہ بہن/بھائی جو ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہوں۔ آپس میں ''عینی'' کہلاتے ہیں یعنی حقیقی یا سگے بھائی۔

(۲) وہ بہن/بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ۔ آپس میں ''اخیافی'' کہلاتے ہیں یعنی ماں شریک بہن/بھائی۔

(۳) وہ بہن/بھائی جن کا باپ ایک ہو اور ماں الگ الگ ہو۔ آپس میں ''علاتی'' کہلاتے ہیں یعنی باپ شریک بہن/بھائی۔

★★★★★★★★★★

میت کے مال سے متعلقہ امور

☆ میت کا ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے چند امور واجب ہیں ان کی ادائیگی کے بغیر اگر وراثت تقسیم ہوئی تو یہ تقسیم ناجائز ہوگی۔ اگر میت کا ترکہ ان چیزوں میں خرچ ہو کر ختم ہو جائے تو وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ **وہ امور مندرجہ ذیل ہیں:**

(۱) سب سے پہلے میت کے مال سے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے۔

(۲) بقیہ مال سے میت کے قرضے ادا کیے جائیں (اگر بیوی کا مہر ادا نہ کیا ہو تو وہ بھی ادا کیا جائے)

(۳) قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچے اس کی ایک تہائی سے میت کی وصیتیں پوری کی

جائیں (اگر میت کے وصیت کی ہو)۔

(نوٹ) وہ مال میت کے ترکہ میں شامل نہ ہوگا جو اس کے پاس بطور امانت، رہن یا استعارہ موجود ہو۔

وصیت: لغوی معنی ''اتصال'' ہے جبکہ اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مرنے سے پہلے یہ کہے کہ میرے ترکہ میں سے اتنا حصہ فلاں شخص کو دے دینا یا فلاں کارِ خیر میں صرف کر دینا۔اس کی جمع وصایا آتی ہے۔

وصیت کے ارکان:

(۱) موصی: وصیت کرنے والا۔ بشرطیکہ وہ بالغ اور ذی عقل ہو۔حواس باختہ اور اپنے کل مال کے برابر مقروض نہ ہو اور وصیت مذاق سے، غلطی سے یا جبراً نہ کی ہو۔

(۲) موصٰی لہ: جس کے حق میں وصیت کی جائے۔ بشرطیکہ وہ مالک بننے کا اہل ہو۔ وصیت کے وقت موصی لہ موجود ہو یا اس کی موجودگی واقع ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ موصی لہ نے موصی کو جان بوجھ کر قتل نہ کیا ہو۔البتہ موصی لہ کا معلوم ہونا ضروری ہے لیکن موصی لہ کا مسلمان ہونا لازمی نہیں۔

(۳) موصی بہ: جس بات کی وصیت کی جائے۔ بشرطیکہ وہ ایسی چیز ہو کہ معاملہ کے بعد ملکیت میں آ سکتی ہو، خواہ وہ مال ہو یا منفعت۔ وصیت کے لیے موصی بہ کا موجود ہونا ضروری نہیں البتہ یہ لازم ہے کہ موصی بہ مال کا صرف ایک تہائی ہو۔

میراث سے محروم کرنے والے اسباب:

(۱) قتل　　(۲) اختلاف دِین　　(۳) اندھی موت

(۴)مرتد ہونا　(۵)اختلاف دارَین

(۱) قتل: اگر بالغ وارث نے اپنے مورث کو ظلماً مار ڈالا تو یہ قاتل وراثت سے محروم رہے گا خواہ قتل عمداً ہو یا خطاً۔

(۲) اختلاف دین: اگر وارث کافر ہے اور مورث مسلمان یا اس کا عکس ہو تو ان کے درمیان وراثت تقسیم نہیں ہوگی اگر چہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو کیونکہ حدیث پاک ہے "لا یرث الکافر المسلم ولا المسلم الکافر"

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی شرح مسلم ۲/ ۳۴)

کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے۔

دوسری حدیث پاک میں ہے "لا یتوارث اہل ملتین شتی"

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی شرح مسلم ۲/ ۳۴)

دو مختلف ملتوں کے افراد ہرگز ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

(۳) اندھی موت: اگر کسی حادثہ میں چند رشتہ دار اکٹھے فوت ہو گئے اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں پہلے کون فوت ہوا ہے، تو اس صورت میں مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہونگے۔

(احکام القرآن ۲/ ۲۰۶، از علامہ جلال الدین قادری مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

(۴) مرتد ہونا: اگر کوئی مسلمان اسلام سے روگردانی کرے (معاذ اللہ)، تو وہ کسی بھی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔ اور جب وہ مرتد فوت ہوگا تو جو کچھ اس نے بحیثیت مسلمان کمایا اس سے اس کے زمانہ اسلام کے قرضے ادا کیے جائیں گے اور باقی مال مسلمان ورثاء

میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس نے بحیثیت مرتد کمایا اس سے اس کے زمانہ ارتداد کے قرضے ادا کر کے بقیہ مال غرباء پر صدقہ کر دیا جائے گا، مگر مرتدہ (عورت) کی وفات کے بعد اس کا کل مال اس کے مسلمان ورثاء میں تقسیم ہوگا خواہ وہ مال اس عورت نے مرتدہ ہونے سے پہلے کمایا ہو یا بعد۔

(۵) اختلاف دارَین: اختلاف دارین سے مراد یہ ہے کہ وارث اور مورث، دو ایسے مختلف ملکوں کے باشندے ہوں جن کی اپنی الگ الگ افواج ہوں اور وہ ایک دوسرے کا خون حلال سمجھتے ہوں۔

(بہارِ شریعت ۳/ ۲۵۱، مکتبہ رضویہ اردو بازار کراچی)

اختلافِ دارین کا حکم غیر مسلم رعایا کے لیے ہے مسلمان باشندگان مملکت پر اس کلیہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ چنانچہ مسلمان ملک میں بسنے والا مسلمان وارث، کافر ملک میں مرنے والے مسلمان مورث کے ترکہ سے حصہ پانے کا اہل ہے بشرطیکہ کافر ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔ اسی طرح اسلامی ملک میں فوت ہونے والے مورث کے، کافر ملک میں بسنے والے ورثائ، اگر اس کے ترکہ سے کچھ حاصل کر سکیں تو اسلامی ریاست کو اس سے کوئی تعرض نہیں۔

لھذا پاکستان کے مسلمان اور وہ مسلمان جو ہندستان، یورپ، امریکہ یا کسی بھی دوسرے غیر مسلم ملک میں رہتے ہوں ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔

(بہارِ شریعت ص ۳/ ۲۵۲)

★★★★★★★★★★

ترکہ کی تقسیم

میت کے مال سے اس کی تجہیز و تکفین، ادائے قرض اور نفاذِ وصیت (اگر کی ہو) کے بعد میت کا جو مال باقی بچے اسے بالترتیب مندرجہ ذیل وارثوں میں بانٹ دیا جائے۔

(۱) ذوی الفروض میں تقسیم کیا جائے۔

(۲) اگر ذوی الفروض نہ ہوں یا ان کو دینے کے بعد کچھ بچ جائے تو پھر عصبات نسبیہ میں تقسیم کیا جائے۔

(۳) اگر عصبات نسبیہ نہ ہوں تو دوبارہ ذوی الفروض کو دیا جائے (لیکن شوہر اور بیوی کو نہ دیا جائے)

(۴) اگر عصبات نسبیہ اور من یرد علیہم (وہ ذوی الفروض جنھیں دوبارہ دیا جاتا ہے) نہ ہوں تو بقیہ مال ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے۔

(۵) اگر ذوی الارحام نہ ہوں تو بقیہ مال مولی الموالات کو دیا جائے۔

(۶) اگر مولی الموالات بھی نہ ہو تو بقیہ مال مقرلہ بالنسب علی الغیر کو دیا جائے۔

(۷) اگر مقرلہ بالنسب علی الغیر بھی نہ ہو تو پھر میت کا ترکہ اس شخص کو دیا جائے جس کے لیے میت نے کل مال کی وصیت کی ہو۔

(۸) اگر میت نے کسی کے لیے کل مال کی وصیت نہ کی ہو تو میت کا تمام بقیہ ترکہ غرباء اور فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

☆ **مولی الموالات:** ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مجہول النسب ہو اور اس نے دوسرے شخص

سے کہا ہو کہ تم میرے آقا ہو، اس لیے اگر میں کسی کو قتل کردوں تو تم میری طرف سے خون بہا دینا اور جنایت میں دیت دینا۔ میری موت کے بعد میرا کل مال تم لے لینا اور دوسرے نے اس قول کو قبول کرلیا ہو۔

☆ **مقرلہ بالنسب علی الغیر:** ایسا مجہول النسب شخص جس کو میت نے اپنی فرع (بیٹا یا بیٹی) یا اپنے اصول (ماں یا باپ) کی فرع (بہن یا بھائی) کی اولاد بتایا ہو اور میت نے مرتے وقت تک اپنے قول سے رجوع نہ کیا ہو۔

☆ **مقررہ حصے:** قرآنِ مجید میں وارثوں کے لیے مقررہ حصے ٦ ہیں جنھیں دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلی قسم: نصف (1/2، آدھا) ربع (1/4، چوتھائی) ثمن (1/8، آٹھواں)

دوسری قسم: ثلثان (2/3، دو تہائی) ثلث (1/3، ایک تہائی) سدس (1/6، چھٹا)

ان مقررہ چھ حصوں (جنھیں دو اقسام میں بند کیا گیا ہے) کے مستحقین کو ذوی الفروض کہتے ہیں۔

★★★★★★★★★★★

ذوی الفروض

ذوی الفروض کی تعریف: ذوی الفروض سے مراد وہ ورثاء ہیں جن کے حصے قرآنِ کریم، حدیث طیبہ یا اجماع امت سے مقرر ہو چکے ہیں۔

عام طور پر میت کے وارث تین قسم کے ہوتے ہیں:

(١) ذوی الفروض (٢) عصبات (٣) ذوی الارحام۔

ان میں زوج اور زوجہ سببی ذوی الفروض ہیں باقی دس نسبی ذوی الفروض ہیں۔

(نوٹ) عصبات اور ذوی الارحام کی وضاحت بعد میں لکھی جائیگی۔

ذوی الفروض کی تعداد: کل بارہ افراد ہیں جن میں ۴ مرد اور ۸ عورتیں ہیں۔

4 مرد یہ ہیں: باپ، دادا، ماں شریک بھائی، شوہر

8 عورتیں یہ ہیں: دادی، ماں، بیوی، بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، باپ شریک بہن، ماں شریک بہن۔

★★★★★★★★★★

فائدہ: حصص ستہ یہ حصے کسور کی صورت میں ہیں۔

کسور عام میں ان چھ حصوں کو یوں لکھا جائے گا:

۱/۲ ، ۱/۴ ، ۱/۸ ، ۲/۳ ، ۱/۳ ، ۱/۶

۲۔کسور اعشاریہ میں ان حصوں کو یوں لکھیں گے

16.66,33.33,66.66,12.50,25.00,50.00

فیصد کے لحاظ سے سہام ستہ یہ بنتے ہیں:

نصف	۵۰	ثلثان	۶۶.۶۶
ربع	۲۵	ثلث	۳۳.۳۳
ثمن	۱۲.۵۰	سدس	۱۶.۶۶

ذوی الفروض

کے احوال

ذوی الفروض

(1) باپ

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) چھٹا حصہ ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، پوتا یا پڑپوتا چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ 6

میت	
باپ	بیٹا/پوتا
چھٹا حصہ(1/6)	بقیہ
1	5

توضیح: لفظ ''مسئلہ'' کے نیچے جو لفظ ''میت'' لکھا ہوا ہے یہ مرحوم/مرحومہ کو ظاہر کرتا ہے، اس کے نیچے جو رشتہ داروں (باپ، بیٹا) کے نام لکھے ہوئے ہیں یہ میت کے ورثاء ہیں اور لفظ ''مسئلہ'' کے ساتھ 6 کا عدد یہ ظاہر کرتا ہے کہ میت کے ترکہ کے کل 6 حصے کیے جائیں گے جن میں سے ایک حصہ باپ کو ملے گا کیونکہ اس کے ساتھ میت کا بیٹا موجود ہے اور بقیہ تمام مال یعنی 5 حصے بیٹے کو ملیں گے۔

(۲) چھٹا حصہ ملتا ہے اور ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ بھی ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹی، پوتی یا پڑپوتی چھوڑی ہو۔

مثال:

مسئلہ 6

میت	
باپ	بیٹی/پوتی
چھٹا حصہ(1/6)+بقیہ	آدھا حصہ(1/2)
1+2=3	3

(۳) ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ سب ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

میت	مسئلہ 6
باپ	شوہر
بقیہ	آدھا حصہ (1/2)
1	1

★★★★★★★★★★★

(2) دادا

اس کی چار حالتیں ہیں:

(۱،۲،۳) جب میت کا باپ نہ ہو تو پھر دادا کی تین حالتیں باپ والی ہوں گی (جنھیں باپ کے احوال میں ملاحظہ فرمایئے)

(۴) باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم رہے گا کیونکہ باپ رشتہ داری میں دادا سے زیادہ قریب ہے۔

مثال:

میت	مسئلہ 6	
باپ	بیٹا	دادا
چھٹا حصہ (1/6)	بقیہ	محروم
1	5	

(نوٹ) عربی میں نانا اور دادا دونوں کے لیے جد کا لفظ استعمال ہوتا ہے لیکن علم الفرائض میں دادا کو جدِ صحیح اور نانا کو جدِ فاسد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

☆ **جدِ صحیح کی تعریف:** جدِ صحیح سے مراد وہ شخص ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو جیسے دادا، پوتے اور دادا کے مابین عورت واسطہ نہیں ہوتی۔

(۳) میت کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا جبکہ اس کے ساتھ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، باپ یا دادا میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

مثال:

مسئلہ

میت

ماں شریک بہن / بھائی	باپ
محروم	کل ترکہ

★★★★★★★★★★

(4) شوہر

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) نصف ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ

میت

باپ	شوہر
بقیہ	آدھا حصہ (1/2)
1	1

(۲) چوتھا حصہ ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ

میت

بیٹا	شوہر
بقیہ	چوتھا حصہ (1/4)
3	1

★★★★★★★★★★

(5) بیوی

بیوی کی دو حالتیں ہیں:

(۱) چوتھا حصہ ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ

میت

بیوی	بھائی
چوتھا حصہ (1/4)	بقیہ
1	3

(۲) آٹھواں حصہ ملتا ہے جبکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ

میت

بیوی	بیٹا
آٹھواں حصہ (1/8)	بقیہ
1	7

★★★★★★★★★★

(6) بیٹی

اس کی تین حالتیں ہیں:

(۱) نصف ملتا ہے جبکہ بیٹی اکیلی ہو۔

مثال:

مسئلہ 6

میت

بیٹی	باپ
آدھا حصہ (1/2)	چھٹا حصہ + بقیہ
3	2+1= 3

(۲) دوتہائی ملتا ہے جبکہ بیٹیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

مثال:

مسئلہ 3
میت

بیٹی + بیٹی	بھائی
دوتہائی حصہ (2/3)	بقیہ
1< 2 >1	1

(۳) ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ سب ملتا ہے جبکہ بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو۔

مثال:

مسئلہ 12
میت

شوہر	بیٹی + بیٹا
چوتھا حصہ (1/4)	بقیہ (لڑکے کو لڑکی سے دوگنا)
3	6< 9 >3

★★★★★★★★★★★

(8) پوتی

پوتی کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) نصف ملتا ہے جبکہ پوتی ایک ہو اور میت کا بیٹا و بیٹی بھی نہ ہو۔

مثال:

مسئلہ 4
میت

شوہر	پوتی	چچا
چوتھا حصہ (1/4)	آدھا حصہ (1/2)	بقیہ
1	2	1

(۲) دوتہائی ملتا ہے جبکہ پوتیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں اور ان کے ساتھ میت کا بیٹا و بیٹی بھی نہ ہو۔

مثال:

مسئلہ 24
میت

بیوی	چچا	پوتی + پوتی
آٹھواں حصہ (1/8)	بقیہ	دوتہائی حصہ (2/3)
3	5	8< 16 >8

(9) حقیقی بہن

اس کی چار حالتیں ہیں:

(۱) نصف ملتا ہے جبکہ وہ اکیلی ہو۔

مثال:

مسئلہ 2

میت

چچا	حقیقی بہن	شوہر
بقیہ	1/2	1/2
00	1	1

(۲) دو تہائی ملتا ہے جبکہ وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

مثال:

مسئلہ 3

میت

حقیقی بہن + حقیقی بہن	چچا
2/3	بقیہ
1< 2 >1	1

(۳) ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ سب ملتا ہے جبکہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی موجود ہو۔

مثال:

مسئلہ 3x2=6

میت

بھائی + بہن	شوہر
بقیہ	1/2
1	1
1< 3 >2	3

(۴) ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ سب ملتا ہے جبکہ بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹی پوتی یا پڑپوتی بھی موجود ہو۔

مثال:

مسئلہ 6

میت

حقیقی بہن	بیٹی	پوتی
بقیہ	1/2	1/6
2	3	1

(2) شوہر یا بیوی کا حصہ نکالنے کے بعد جو مال باقی بچے اس میں سے ایک تہائی حصہ ملتا ہے جبکہ (i) شوہر فوت ہوجائے اور اس کے دیگر ورثاء کے علاوہ اس کی بیوی، باپ، چچا اور ماں موجود ہو۔

مثال:

میت ـــــــ مسئلہ 12

بیوی	ماں	باپ	چچا
1/4	1/3	بقیہ	محروم
3	3	6	0

(ii) بیوی فوت ہوجائے اور اس کے دیگر ورثاء کے علاوہ اس کا شوہر، باپ، چچا اور ماں بھی موجود ہوں۔

مثال:

میت ـــــــ مسئلہ 6

شوہر	ماں	باپ	چچا
1/2	1/3	بقیہ	محروم
3	1	1	0

(۳) کل مال کا ایک تہائی حصہ ملتا ہے جبکہ (i) میت کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا یا پڑپوتی موجود نہ ہو۔

مثال:

میت ـــــــ مسئلہ 3

ماں	باپ
1/3	بقیہ
1	2

(ii) میت کے دو یا دو سے زیادہ کسی بھی قسم کے بہن بھائی موجود نہ ہوں۔

مثال:

میت ـــــــ مسئلہ 6

ماں	بہن	چچا
1/3	1//2	بقیہ
2	3	1

(iii) اگر شوہر فوت ہوجائے اوراس کے دیگر ورثاء کے ساتھ اس کی بیوی اور باپ/ چچا دنوں میں سے کوئی موجود نہ ہو۔

مثال:

میت مسئلہ 12

بھائی	بیوی	ماں
بقیہ	1/4	1/3
5	3	4

(iv) اگر بیوی فوت ہوجائے اوراس کے دیگر ورثاء کے ساتھ اس کا شوہر اور باپ/ چچا میں سے کوئی موجود نہ ہو۔

مثال:

میت مسئلہ 6

بھائی	شوہر	ماں
بقیہ	1/2	1/3
1	3	2

★★★★★★★★★★

(12) دادی/نانی

ان کی دو حالتیں ہیں:

(ا) چھٹا حصہ ملتا ہے خواہ دادی/ نانی ایک ہو یا زیادہ، خواہ باپ کی جانب سے ہوں یا ماں کی جانب سے جبکہ ایک ہی درجہ کی ہوں تو چھٹے حصے میں برابر شریک ہوں گی۔

مثال:

میت مسئلہ 6

چچا	دادی
بقیہ	1/6
5	1

مثال:

میت مسئلہ 6x2=12

بقیہ چچا	دادی + نانی 1/6
5	1
10	1< 2 >1

(۲) میت کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا جبکہ (i) میت کی ماں موجود ہو۔

مثال:

میت مسئلہ 3

دادی / نانی	چچا	ماں
محروم	بقیہ	1/3
0	2	1

(ii) اس شخص کی موجودگی میں جس کے واسطے سے دادی کو میت سے نسبت ہو۔

مثال:

میت مسئلہ 6

دادی	بیٹا	باپ
محروم	بقیہ	1/6
0	5	1

مثال:

میت مسئلہ 24

بیٹا	پڑدادی	دادی	بیوی
بقیہ	محروم	1/6	1/8
17	0	4	3

★★★★★★★★★★

ذوی الفروض کے حالات

آسان انداز میں

12 ذوی الفروض (چار مرد اور آٹھ عورتوں) کے حالات یاد کرنے کا انتہائی

آسان طریقہ

چار مرد یہ ہیں: اب، جد، زوج، اخ خیفی

اور آٹھ عورتیں یہ ہیں: بنت، بنت الابن، اخت عینیہ، اخت علیہ،

اخت خیفیہ، ام، جدہ، زوجہ

چار مردوں کے حالات

(1) اب کے تین حال ہیں:

نمبر ا: بیٹوں، پوتوں کی موجودگی میں سدس	نمبر ۲: بیٹیوں، پوتیوں کی موجودگی میں سدس اور عصبہ	نمبر ۳: ان دونوں کی عدم موجودگی میں محض عصبہ

(2) جد کے حال اب پر قیاس کریں لیکن چند طرح کا فرق ہے جو درج ذیل ہے۔

(۱) بہن بھائیوں کو محروم کرتا ہے اب، نہ کہ جد۔

(۲) ام کو ثلث ماںقی کی طرف لوٹا تا ہے اب، نہ کہ جد۔

(۳) دادی کو محروم کرتا ہے اب، نہ کہ جد۔

(۴) معتِق/معتَق کے ترکہ کا وارث ہوگا اب، نہ کہ جد۔

(3) زوج کے دو حال ہیں:

نمبر ا: اولاد کی موجودگی میں ربع	نمبر ۲: اولاد کی عدم موجودگی میں نصف

(4) اخ خیفی/اخت خیفیہ کے تین حال ہیں:

نمبر۱: ایک کے لیے سدس	نمبر۲: زائد کے لیے ثلث	نمبر۳: اب،جد،اولاد کی موجودگی میں محروم

★★★★★★★★★★

آٹھ عورتوں کے حالات

(1) زوجہ کے دو حال ہیں:

نمبر۱: اولاد کی موجودگی میں ثمن	اولاد کی عدم موجودگی میں ربع

(2) بنت حقیقی کے تین حال ہیں:

نمبر۱: ایک کے لیے نصف	نمبر۲: زائد کے لیے ثلثان	نمبر۳: بیٹے کی موجودگی میں عصبہ بالغیر

(3) بنت الابن (پوتی) کے چھ حال ہیں:

نمبر۱: ایک کے لیے نصف	نمبر۲: زائد کے لیے ثلثان	نمبر۳: ایک بنت کی موجودگی میں سدس
نمبر۴: دو بنت کی موجودگی میں محروم	نمبر۵: ابن کی موجودگی میں محروم	نمبر۶: پوتے کی موجودگی میں عصبہ بالغیر

(4) ام (ماں) کے تین حال ہیں:

نمبر ۱: اولاد (نرینہ) کی موجودگی میں سدس

نمبر ۲: دو بہن بھائی (خواہ کسی جہت کے ہوں) کی موجودگی میں سدس یا ایک بہن بھائی ہو دو کا ہونا ضروری نہیں۔

ف: یعنی ایک بھائی اور ایک بہن کا ہونا ضروری ہے، دو بھائی اور دو بہن چار کا ہونا ضروری نہیں۔

(از طرازی آسان علم میراث وغیرہ)

نمبر ۳: ان دونوں کی عدم موجودگی میں کل مال کا ثلث ملے گا بشرطیکہ ثلث مابقی کی دو صورتیں نہ ہوں۔

(5) جدہ (نانی/دادی) کے تین حال ہیں:

نمبر ۱: ایک یا زائد کے لیے سدس	نمبر ۲: اب کی موجودگی میں ابوی جدہ محروم	نمبر ۳: ام کی موجودگی میں تمام جدات محروم

ف: ابوی جدہ سے مراد ''دادی'' ہے۔

(6) اخت عینیہ (حقیقی ہمشیرہ) کے پانچ حال ہیں:

نمبر ۱: ایک کے لیے نصف

نمبر ۲: زائد کے لیے ثلثان

نمبر ۳: اخ عینی کے ساتھ عصبہ بالغیر

نمبر ۴: بنت یا پوتی کے ساتھ عصبہ مع الغیر

نمبر ۵: اب، ابن، پوتے کی موجودگی میں محروم

ف: اخت عینیہ اور اخت علیہ کے حالات ملتے جلتے ہیں

(طرازی شرح سراجی ص ۸۴ تا ۸۷)

(7) اخت علیہ (پدری ہمشیرہ) کے سات حال ہیں:

نمبر ۱: ایک کے لیے نصف

نمبر ۲: زائد کے لیے ثلثان

نمبر ۳: ایک اخت عینیہ کی موجودگی میں سدس

نمبر ۴: دو اخت عینیہ کی موجودگی میں محروم

نمبر ۵: اخ علی کے ساتھ عصبہ بالغیر

نمبر ۶: بنت یا پوتی کے ساتھ عصبہ مع الغیر

نمبر ۷: اب، ابن، پوتے کے ہوتے ہوئے محروم

ف: درج ذیل میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اخت علاتیہ محروم ہوتی ہے۔

اب، جد، مذکر اولاد، اخ عینی، عصبہ بننے والی اخت عینیہ۔

(از تسہیل الفرائض ص ۲۴ تا ۲۵)

ف: باپ شریک بھائی یا بہن، حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے ہیں۔

(از بہار شریعت ص ۲۰/ ۲۳۸)

مثال:

مسئلہ

میت

باپ شریک بہن	باپ شریک بھائی	حقیقی بھائی
کوئی حصہ نہیں	کوئی حصہ نہیں	1

(از بہار شریعت حصہ سوم)

نسبت معلوم کرنے

کا طریقہ

دو عددوں کے درمیان نسبت کی چار قسمیں ہیں

نمبر1: تماثل 5=5	نمبر2: تباین 5=6	نمبر3: تداخل 2=8	نمبر4: توافق 4=10
دونوں ہندسے ایک جیسے ہوں	چھوٹے ہندسے کو بڑے پر تقسیم کریں تو باقی ایک بچے	چھوٹے ہندسے کو بڑے پر تقسیم کریں تو نیچے صفر آئے	چھوٹے ہندسے کو بڑے پر تقسیم کریں تو نیچے ایسا ہندسہ بچے جو دونوں کو ختم کردے

ف: عادِ اعظم اس عدد کو کہتے ہیں جو دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کرے اور اس سے بڑا کوئی ایسا عدد نہ ہو جو ان دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کرے۔

(از عمدۃ الفرائض ص20)

نسبت، عادِ اعظم اور وفق معلوم کرنے کا طریقہ

اگر دو عدد مساوی ہوں، ان میں تماثل ہے اور ان کا عادِ اعظم ان کے مساوی ہوگا اور ان دونوں کا وفق ہمیشہ ایک ہوگا۔ مثلاً 8 اور 8 میں تماثل ہے ان کا عادِ اعظم بھی 8 ہی ہے اور ان دونوں کا وفق ایک ہے۔

اگر دو عدد مساوی نہ ہوں، کم وبیش ہوں تو ان کی نسبت، عادِ اعظم اور وفق معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ بنا کر بڑے کو اس پر تقسیم کریں اگر بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم ہوجائے تو ان میں تداخل ہے اور چھوٹا عدد عادِ اعظم ہوگا، اس

پر بڑے کو تقسیم کرنے سے جو جواب آیا ہے وہ بڑے کا وفق ہے اور تداخل کی صورت میں چھوٹے کا وفق ہمیشہ ایک ہوتا ہے۔ جیسے 7 اور 84 (84 ÷ 7 = 12) لٰھذا ان میں تداخل ہے ان دونوں کا عادِ اعظم 7 ہے۔ 7 کا وفق ایک اور 84 کا وفق 12 ہے۔

پھر اگر بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ کچھ باقی بچ جائے جو چھوٹے عدد سے کم ہو تو دیکھا جائے گا کہ باقی ایک ہے یا زیادہ۔ باقی ایک ہو تو ان میں تباین ہے اگر ایک سے زیادہ باقی ہو تو اب چھوٹے عدد کو اس باقی ماندہ پر تقسیم کریں، اسی طرح ہر باقی ماندہ کو پہلے مقسوم علیہ کو تقسیم کرتے رہیں حتیٰ کہ یا تو کہیں تقسیم پوری ہو جائے گی یا ایک باقی رہ جائے گا۔ اگر چلتے چلتے کہیں تقسیم پوری ہو جائے تو ان میں توافق ہے اگر ایک باقی رہے تو تباین ہے۔ توافق کی صورت میں آخری مقسوم علیہ جس پر تقسیم پوری ہوئی ہے ان دونوں عددوں کا عادِ اعظم ہے، ہر عدد کو اس عادِ اعظم پر تقسیم کریں جوابِ تقسیم اس عدد کا وفق ہوگا۔

توافق کی مثال:

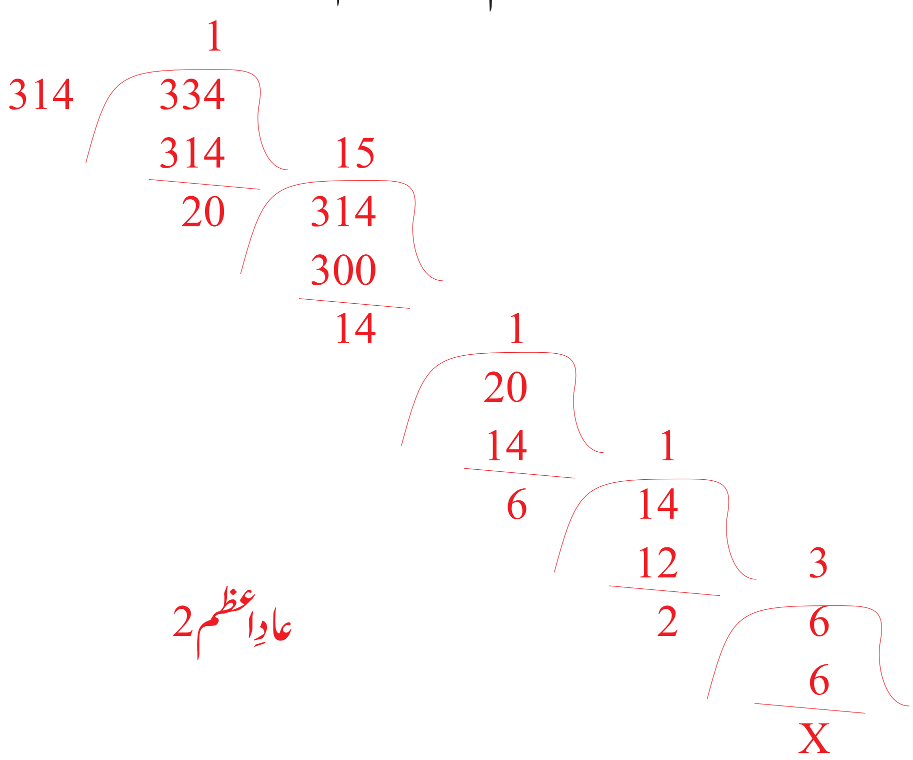
16) 60 (3
48
12) 16 (1
12
4) 12 (3
12
X

چلتے چلتے تقسیم مکمل ہوگئی ہے اس لیے ان میں توافق ہے اخری مقسوم علیہ یعنی 4 عادِ اعظم ہے۔ پھر 16 کو عادِ اعظم 4 پر تقسیم کریں تو جواب 4 ہے اس لیے 16 کا وفق

4 ہوگا اور 60 کو 4 پر تقسیم کرنے سے جواب 15 ہے اس لیے 60 کا وفق 15 ہوگا۔

نسبت تداخل:

عادِ اعظم بذریعہ تقسیم:



تباین کی مثال:

8÷7 پہلی بار تقسیم سے ہی ایک بچ گیا معلوم ہوا کہ ان میں تباین ہے۔

مثال نمبر 2:

62÷5 پہلی بار تقسیم سے تو ایک نہیں بچا لیکن آخر کار ایک ہی بچا اس لیے ان میں بھی تباین ہے۔

ف: یاد رہے کہ تباین کی صورت میں وفق نہیں نکلے گا اس لیے اس کی کسی اور عدد سے نسبت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر عمل تصحیح میں ایک اور کسی عدد میں حکم تباین ہی متصور ہوگا۔

وارثوں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ

میت کے ترکہ سے اس کی تجہیز و تکفین ، ادائیگی قرض اور نفاذ وصیت کے بعد جو کچھ باقی بچے اسے میت کے ورثاء میں درج ذیل طریقہ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

☆ سب سے پہلے میت کی بقیہ تمام متروکہ جائیداد کی موجودہ دور کے مطابق قیمت لگائی جائے گی اور اسے مسئلہ کے مقابل لکھا جائے گا۔

☆ نقشہ بنا کر وارثوں کو شریعت مطہرہ کے مطابق ان کے حصے دیے جائیں گے۔

☆ جس وارث کا بھی ترکہ سے حصہ معلوم کرنا مقصود ہو، اس کے حصہ (جو مخرج مسئلہ سے ملا ہے) کو کل ترکہ میں ضرب دیں، پھر حاصل ضرب کو مخرج مسئلہ سے تقسیم کر دیں۔

مزید فہم کے لیے مثال ملاحظہ فرمائیے:

مثال نمبر 1:

حاجی رحمت خان کچھ ترکہ چھوڑ کر فوت ہوا۔ میت کی تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور وصیت پوری کرنے کے بعد -/30,000 روپے باقی بچے۔ اس کے ورثاء میں ایک بیوہ، ایک بیٹا اور باپ ہے۔ ترکہ میں ورثاء کا حصہ معلوم کریں۔

مسئلہ 24 ترکہ -/30,000

میت

بیوی	باپ	بیٹا
آٹھواں حصہ	چھٹا حصہ	بقیہ
3	4	17
30,000x3	30,000x4	30,000x17
24	24	24
3,750	5,000	21,250

توضیح:

حاجی رحمت خان کا کل ترکہ -/30,000 روپے ہے۔ جب -/30,000 روپے کو بیوی کے حصہ (3) سے ضرب کیا تو حاصل ضرب -/90,000 روپے ہوا، جسے مخرج مسئلہ (24) پر تقسیم کیا تو -/3,750 روپے حاصل تقسیم آیا (جوکہ بیوی کا حصہ ہے)۔ -/30,000 روپے کو جب باپ کے حصہ (4) سے ضرب کیا تو حاصل ضرب -/1,20,000 ہوا جسے مخرج مسئلہ (24) پر تقسیم کرنے سے 5000 روپے حاصل تقسیم آیا (جوکہ باپ کا حصہ ہے)۔ جب -/30,000 کو بیٹے کے حصہ (17) سے ضرب کیا تو حاصل ضرب -/5,10,000 ہوا جسے مخرج مسئلہ (24) پر تقسیم کرنے سے -/21,250 روپے حاصل تقسیم آیا (جوکہ بیٹے کا حصہ ہے)۔

ف: زمین کی لمبائی اور چوڑائی 16-1/2 فٹ ہو تو ایک مرلہ ہوگا

ف: دو قدم کا ایک کرم ہوتا ہے۔ 9 کرم کا ایک مرلہ۔ 20 مرلے کی ایک کینال ہوتی ہے۔ 4 کینال کا ایک بیگھہ۔ 2 بیگھہ ایک ایکڑ اور 25 ایکڑ کا ایک مربع۔

ف: زمین کی کرم کو طول یعنی لمبائی اور عرض یعنی چوڑائی کو ضرب دیکر 9 پر تقسیم کر دیا جائے تو جو جواب آئے گا وہ مرلے ہونگے۔ مثلاً زمین کی طول 6 اور عرض 3 ہے تو 6 اور 3 کو ضرب دی تو 18 جواب آیا، 18 کو 9 پر تقسیم کرنے سے 2 جواب آتا ہے اور یہی 2 مرلے ہیں۔

لمبائی ایک کرم 5 = فٹ 6 انچ۔ زمین کے بارے میں مزید معلومات کے لیے زرعی تعلیم آٹھویں جماعت کی ص 2 تا 3 ملاحظہ فرمائیں۔

ف: 9 کرم زمین کا طول اور 1 کرم عرض ہو تو ایک مرلہ بنتا ہے۔

****

عصبات

کا بیان

مسئلہ نمبر 1: عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے حصے مقرر شدہ نہیں البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انہیں ملتا ہے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال انہیں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

عصبات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی

ف: عصبہ کی موجودگی میں ردی مسئلہ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ نمبر 2: عصبہ نسبی سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے مقرر نہیں ہیں البتہ اصحاب فرائض سے اگر کچھ بچتا ہے تو انھیں ملتا ہے۔

عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی تعریف:

عصبہ بنفسہ سے مراد وہ مرد ہے جو میت سے کسی عورت کے واسطے کے بغیر قرابت ورشتہ داری رکھتا ہو جیسے چچا کا بیٹا (باپ کے بھائی کا بیٹا) عصبہ بنفسہ ہے کیونکہ درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہیں ہے جبکہ بھانجا (بہن کا بیٹا) عصبہ بنفسہ میں داخل نہیں ہے کیونکہ بھانجے اور میت کے درمیان عورت (بہن) کا واسطہ ہے۔

☆ عصبہ بغیرہ کی تعریف:

وہ عورتیں جن کا مقررہ حصہ نصف یا دوتہائی ہے۔ یہ عورتیں اپنے بھائیوں کی

موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی اور بجائے فرض حصہ کے صرف بطور عصوبت کے جو ملے گا وہ لیں گی۔

عصبہ بغیرہ مندرجہ ذیل چار عورتیں ہیں

(۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) باپ شریک بہن

☆ عصبہ مع غیرہ کی تعریف:

وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن، بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہے۔

عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ میں فرق:

عصبہ بغیرہ میں مرد، عورت کو عصبہ بناتا ہے اور ان دونوں کے مابین میت کا ترکہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کے تحت تقسیم ہوتا ہے۔ جبکہ عصبہ مع غیرہ میں ایک عورت (بیٹی/پوتی) دوسری عورت (حقیقی بہن/باپ شریک بہن) کو عصبہ بناتی ہے اور اس میں عصبہ ہونے والی، میت کا بقیہ تمام ترکہ لیتی ہے۔

(از آسان علم میراث)

عصبہ بنفسہ کی اقسام:

عصبہ بنفسہ کی بالترتیب چار اقسام ہیں۔

(۱) جزؤ المیت (میت کا جزئ) یعنی اس کی اولاد نرینہ جیسے میت کا بیٹا، پوتا اور پڑپوتا (نیچے تک)

(۲) اصل المیت (میت کی اصل) یعنی جن کی اولاد میں میت ہے جیسے میت کا باپ، دادا،

پڑدادا(اوپرتک)

(۳) جزؤ اب المیت (میت کے باپ کا جز) یعنی میت کے باپ کی اولاد نرینہ جیسے میت کا بھائی، بھتیجا اور بھتیجے کا بیٹا (نیچے تک)

(۴) جزؤ جد المیت (میت کے دادا کا جزئ) یعنی میت کے دادا کی اولاد نرینہ۔ جیسے میت کا چچا، چچا کا بیٹا اور چچا کا پڑپوتا (نیچے تک)۔

خیال رہے کہ عصبوں کے چار درجے ہیں جب اول درجے کے عصبات موجود ہوں تو دوسرے درجے والے محروم ہوجاتے ہیں، اسی طرح درجہ دوم کی موجودگی میں درجہ سوم اور چہارم محروم رہیں گے اور سوم کے سامنے صرف چہارم درجے والے محروم ہوجائیں گے۔

ف: ابن ہمیشہ عصبہ ہوتا ہے یعنی کبھی محروم نہیں ہوتا۔

ف: قریبی کے ہوتے ہوئے بعیدی محروم ہوتا ہے اگرچہ وہ بھی اول درجے کے ہوں مثلاً ایک شخص کا بیٹا بھی موجود ہے اور پوتا بھی تو بیٹا چونکہ سب سے قریب ہے سب مال وہی لے لے گا، پوتے پڑپوتے محروم ہوجائیں گے۔ باوجودیکہ پوتے، پڑپوتے اور بیٹا سبھی اول درجے کے عصبے ہیں لیکن بیٹے کا نمبر سب سے اول اور بہت قریب ہے البتہ اگر چند وارث بالکل برابر نمبر کے ہوں تو وہ باہم تقسیم کریں گے مثلاً میت کے چار بیٹے ہوں تو وہی تقسیم کریں گے یا صرف چار پوتے ہوں تو وہی برابر تقسیم کرلیں۔ پھر درجہ دوم میں بھی یہی حال ہے کہ جب قریب نمبر والا عصبہ موجود ہوگا تو بعید کو میراث نہ ملے گی۔ مثلاً دادا موجود ہے تو پڑدادا محروم۔ یہی حال درجہ سوم میں ہے اور یہی چہارم میں۔

عصبات کی طرح ذوی الارحام کے بھی چار درجے ہیں اور جب تک اول درجے والے موجود ہوتے ہیں دوم درجہ والوں کو میراث نہیں ملتی، اسی طرح دوم درجہ والوں کی موجودگی میں سوم درجے والے محروم رہتے ہیں اور سوم درجے والوں کے سامنے درجہ چہارم والوں کو کچھ حصہ نہیں ملتا بلکہ جب تینوں درجوں کے ذوی الارحام میں سے کوئی نہ ہو تب چوتھے درجے والوں کو ترکہ پہنچتا ہے وہ چار درجے درج ذیل ہیں۔

(۱) میت کی وہ اولاد جو ذوی الفروض اور عصبات میں داخل نہ ہو جیسے نواسا، نواسی اور پوتی کی بیٹی وغیرہ۔

(۲) میت کے وہ اصول جو ذوی الفروض اور عصبات میں داخل نہ ہوں جیسے نانا، نانا کی ماں اور دادی کا باپ وغیرہ۔

(۳) میت کے ماں باپ کی وہ اولاد جو ذوی الفروض اور عصبات میں داخل نہ ہو جیسے بھانجی، بھانجا اور بھتیجی وغیرہ۔

(۴) میت کے دادا، دادی اور نانا، نانی کی وہ اولاد جو ذوی الفروض اور عصبات میں داخل نہ ہو جیسے خالہ، ماموں اور پھوپھی وغیرہ۔

قاعدہ نمبر 1: میت کے مال سے سب سے پہلے ذوی الفروض کو ان کا حصہ دیا جاتا ہے پھر عصبات کو اگر عصبات نہ ہوں تو من یرد علیہم (زوجین کے علاوہ دیگر ذوی الفروض) کو دوبارہ دیا جاتا ہے اگر من یرد علیہم بھی نہ ہوں تو پھر ذوی الارحام کو دیا جاتا ہے لٰھذا عصبات کے ہوتے ہوئے یا زوجین کے علاوہ باقی دس ذوی الفروض (من یرد علیہم) کے ہوتے ہوئے ذوی الارحام وارث نہیں ہوں گے۔ البتہ فقط زوجین میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے ذوی الارحام ہو سکتے ہیں۔ اس قاعدہ کی مزید فہم کے لیے مندرجہ ذیل مثالیں

آسان علم میراث ص 90,91 ملاحظہ فرمائیں۔

مثال 1:

مسئلہ 12

میت

نواسی	بیٹا	باپ	شوہر
محروم	عصبہ	سدس	ربع
	7	2	3

مثال 2:

مسئلہ 3 بالرد 4

میت

پھوپھی	4 ماں شریک بہنیں
محروم	ایک تہائی حصہ 1/3

مثال 3:

مسئلہ 4

میت

پھوپھی	بیوی
عصبہ/بقیہ	چوتھا حصہ
3	1

قاعدہ نمبر 2: پہلی قسم کے ذوی الارحام کی موجودگی میں دوسری قسم کے ذوی الارحام وارث نہیں ہونگے۔ دوسری قسم کے ذوی الارحام کے ہوتے ہوئے تیسری قسم کے ذوی الارحام وارث نہیں ہونگے اور تیسری قسم کے ذوی الارحام کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے ذوی الارحام وارث نہیں ہونگے۔

قاعدہ نمبر 3: اگر کسی قسم کے ایک سے زیادہ رشتہ دار موجود ہوں تو قریب کا رشتہ دار وارث ہوگا جبکہ دور کا رشتہ دار محروم رہے گا۔

مثال:

مسئلہ 6

میت

نواسی کی بیٹی	نواسی	بیوی
محروم	عصبہ/بقیہ	چوتھا حصہ
0	3	1

قاعدہ نمبر 4: اگر ذوی الارحام کی کسی قسم کے تمام رشتہ دار، درجۂ قرابت میں

مساوی ہوں تو ذوی الفروض کی اولاد کو ذوی الارحام کی اولاد پر ترجیح دی جائے گی۔

مثال:

مسئلہ 2

میت

نواسی کا بیٹا	پوتی کا بیٹا	شوہر
محروم	عصبہ/بقیہ	آدھا حصہ
0	2	1

توضیح: میت کے ترکہ کے کل دو حصے ہونگے ایک حصہ شوہر کو ملے گا اور ایک حصہ پوتی کے بیٹے (جوکہ ذوی الارحام میں سے ہے) کو ملے گا، نواسی کے بیٹے کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ پوتی کا بیٹا ذی فرض (پوتی) کی اولاد ہے جبکہ نواسی کا بیٹا ذی رحم (نواسی) کی اولاد ہے۔ اس لیے ذی رحم کی اولاد کو ذی فرض کی اولاد کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملے گا۔

ذوی الارحام کی تعریف: ذوی الارحام ذی رحم کی جمع ہے جس کا لغوی معنیٰ ''رشتہ دار'' ہے۔ علم الفرائض کی اصطلاح میں ذوی الارحام سے مراد میت کے وہ رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ ہوں جیسے نواسا، نواسی، پھوپھی، بھتیجی، خالہ اور ماموں۔

ف: ذوی الارحام کو میت کے مال سے تب کچھ ملتا ہے جبکہ ذوی الفروض اور عصبات موجود نہ ہوں۔

(۱) تماثل کی مثال:

مسئلہ 3x6=18

میت

		3اعمام	3جدات	3بنات	3
		ع	1/6	2/3	
3	3-3-3	1	1	4	
	1-1-1	1x3	1x3	4x3	
حاصل ذواضعاف اقل=3		3	3	12	

(۲) تداخل کی مثال:

مثال:

مسئلہ 12x12=144

میت

4زوجات	3جدات	12اعمام
1/4	1/6	ع
3	2	7
12x3	12x2	12x7
36	24	84

3	3-4-12
4	1-4-4
	1-1-1

حاصل ذواضعاف اقل 3x4=12

(۳) توافق کی مثال:

مسئلہ 24x180=4320

میت

4زوجات	9بنات	15جدات	6اعمام
1/8	2/3	1/6	ع
3	16	4	1
180x3	180x16	180x4	180x1
540	2880	720	180

3	4-6-9-15
2	4-2-3-5
2	2-1-3-5
3	1-1-3-5
5	1-1-1-5
	1-1-1-1

حاصل ذواضعاف اقل 3x2x2x3x5=180

(۴) تباین کی مثال:

مسئلہ 24x210=5040

میت

2زوجہ	3جدات	5بنات	7اعمام
1/8	1/6	2/3	ع
3	4	16	1
210x3	210x4	210x16	210x1
630	480	3360	210

2-3-5-7

حاصل ذواضعاف اقل 2x3x5x7=210

ف: فریق کے ہر وارث کو حصہ دینے کا طریقہ:

جب ہر فریق / طائفہ کا حصہ معلوم ہو جائے تو اب اس فریق کے ہر وارث کو اس کا

حصہ دینے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کے سہام کو اس کے عدد رؤس پر تقسیم کر دیا جائے جو جواب (حاصل تقسیم) آئے وہ اس فریق کے ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

اگر میت نے اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ اور میاں بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا تو ماں کو شوہر یا بیوی کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے ترکہ کا تہائی ملے گا، اسی کو ثلث باقی یا ثلث مابقی کہا جاتا ہے۔ کتاب میں اسی کو ثلث مابقی / مابقی بعد فرض احد الزوجین کہا گیا ہے۔ یہ صورت صرف دو مسئلوں میں ہوگی۔

مسئلہ 1:

مسئلہ 6
میت

زوج	ام	اب
نصف	ثلث مابقی	عصبہ
3	1	2

اس مثال میں 6 سے مسئلہ بنا، شوہر کو تین دیے، باقی تین بچے۔ اس کی تہائی (ایک) ماں کو دی اور باقی ماندہ (دو) باپ کو عصبہ ہونے کی وجہ سے دیے گئے۔

مسئلہ 2:

مسئلہ 12
میت

زوجہ	ام	اب
ربع	ثلث مابقی	عصبہ
3	3	6

سوال: اگر مذکورہ بالا دونوں مسئلوں میں باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کیا ملے گا؟

جواب: اس صورت میں اختلاف ہے، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باپ کی جگہ اگر دادا ہو تو بھی ماں کو ثلث مابقی ہی ملے گا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ البتہ امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو ثلث کل ملے گا اور اسی پر فتویٰ ہے، یہی مذہب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک روایت ہے، نیز اہلِ کوفہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت زوج کی صورت میں اسی طرح منقول ہے (شریفیہ ص ۴۹) زوجہ والی صورت کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے گا۔

(از طرازی ص ۹۰ تا ۹۱)

زوجین سے بچے ہوئے کا ثلث اس کی دو صورتیں ہیں:

نمبر 1: میت نے ماں باپ اور زوج چھوڑا تو مسئلہ 6 سے بنے گا، نصف (3) زوج کا اور مابقی (3) کا ثلث یعنی ''ایک'' ماں کا اور بقیہ 2 باپ کے۔

مثال:

میت ـــ مسئلہ 6

ماں	باپ	شوہر
مابقی کا ثلث	مابقی من سہم الام	نصف
1	2	3

مثال:

میت ـــ مسئلہ 4

ماں	باپ	بیوی
مابقی کا ثلث	مابقی	ربع
1	2	1

یہ مذہب اکثر صحابہ کرام اور جمہور فقہائے کرام کا ہے۔

(ماخوذ از رفیق الوراثت شرح سراجی از علامہ شفیق الرحمن قادری)

★★★★★★★★★★

عمل

کا بیان

سہام کم ہو جائیں تو مسئلہ رد کا ہوگا اور اگر سہام بڑھ جائیں تو مسئلہ عول کا ہوگا۔ رد عول کی ضد ہے۔

رد کی تعریف:

مخرج میں سے بچے ہوئے سہام کو دوبارہ ذوی الفروض پر تقسیم کرنے کو "رد" کہا جاتا ہے۔

☆عصبات کے ہوتے ہوئے رد کی ضرورت نہیں پڑتی، اس لیے کہ بچے ہوئے سہام ان کو دے دیے جائیں گے۔

☆جہاں عول ہو وہاں عصبہ کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ عصبہ کو فرائض کی تکمیل کے بعد حصہ ملتا ہے اور یہاں تو مخرج خود فرائض کی تکمیل سے قاصر رہا اور اس میں اضافے کی ضرورت پڑی۔

☆مسئلہ تین قسم پر ہے:

(۱) عادلہ (۲) عائلہ (۳) ناقصہ

(۱) مسئلہ اور سہام برابر ہوں تو عادلہ ہے جیسے مسئلہ ۱۲، اور سہام بھی ۱۲۔

(۲) عول کو عائلہ کہتے ہیں۔

(۳) ناقصہ کو رد کہتے ہیں۔

(۴) عادلہ کو تماثل کہتے ہیں۔

ف: عول میں غلطی سے بچنے کے لیے صاحب سراجی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ''استقرائی'' بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسئلہ ہمیشہ سات اعداد میں کسی ایک عدد سے بنتا ہے۔2,3,4,8,6,12,24۔

مسئلہ اگر پہلے 4 اعداد (2,3,4,8) سے بنتا ہو تو عول کبھی نہیں ہوتا، اور اگر پچھلے تین اعداد (6,12,24) سے بنتا ہو تو کبھی کبھی عول ہوسکتا ہے۔

6 کا عول 10 تک ہوسکتا ہے وتراً وشفعاً۔

12 کا عول 17 تک ہوسکتا ہے وتراً لاشفعاً۔

اور 24 کا عول صرف 27 ہوسکتا ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے نزدیک 31 بھی ہوسکتا ہے۔

(ماخوذ از دروس السراجی علی الترتیب الدراسی از خلیل اللہ صاحب)

★★★★★★★★★★★

☆ **6 کا عول** 10 تک جفتاً طاقاً

☆ **12 کا عول** 17 تک طاقاً نہ جفتاً

☆ **24 کا عول** صرف 27، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے نزدیک 24 کا عول 31 ہے۔

(بحوالہ طرازی ص 137)

6 سے 10 تک عول کی مثالیں

مسئلہ 6 بعد العول 7

مثال:

میت

زوج	اخت لاب وام	اخت لام
نصف	نصف	سدس
3	3	1

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 8

میت

زوج	2اخت لاب وام	ام
نصف	ثلثان	سدس
3	4	1

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 9

میت

زوج	2اخت لاب وام	2اخت لام
نصف	ثلثان	ثلث
3	4	2

12 سے 17 تک عول کی مثالیں

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 13

میت

زوجہ	2اخت لاب وام	اخت لام
ربع	ثلثان	سدس
3	8	2

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 15

میت

زوجہ	2اخت لاب وام	2اخت لام
ربع	ثلثان	ثلث
3	8	4

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 17

میت

زوجہ	2اخت لاب وام	2اخت لام	ام
ربع	ثلثان	ثلث	سدس

3	8	4	2

جمہور کے نزدیک 24 کا عول صرف 27 آتا ہے۔

جیسے:

مسئلہ 24 بعد العول 27

میت

زوجہ	2 بنت	اب	ام
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
3	16	4	4

مذکورہ بالا مسئلہ منبریہ حیدریہ کہلاتا ہے۔

اس مسئلہ کی وجہ تسمیہ:

یہ مسئلہ حضرت علی پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت دریافت کیا گیا تھا جب آپ کوفہ کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے خطبہ ہی کے قافیہ میں جواب دیا تھا۔ سائل نے دریافت کیا تھا کہ مذکورہ بالا صورت میں جب بیوی کو 27 میں سے 3 ملے تو اس کو ثمن کہاں ملا، 24 میں سے 3 تو آٹھواں حصہ ہیں مگر 27 میں سے 3 آٹھویں سے کم ہیں اس کو ثمن کہاں ملا؟ آپ نے فرمایا ''صار ثمنھا تسعا'' یعنی اس مسئلہ میں بیوی کا آٹھواں حصہ نواں حصہ ہوگیا ہے، یہی مسئلہ کے اجزاء بڑھانے کا مطلب ہے اور اسی کا نام عول ہے۔ حضرت ابن مسعود کے نزدیک 24 کا عول 31 بھی آتا ہے۔

جیسے:

مسئلہ 24 بعد العول 31

میت

زوجہ	ابن (کافر یا قاتل)	ام	2 اخت لاب وام	2 اخت لام
ثمن	محروم	سدس	ثلثان	ثلث
3	0	4	16	8

(طرازی ص 138 تا 140)

(نوٹ) قاتل، کافر اور غلام وغیرہ محروم ہوتے ہیں لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ خود محروم ہونے کے باوجود دوسروں کے لیے حاجب نقصان ہوتے

ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں کافر یا قاتل لڑکا خود محروم ہے لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی وجہ سے بیوی کو ربع کی بجائے ثمن ملے گا اور ماں کو ثلث کی بجائے سدس ملے گا (اگرچہ ماں متعدد اخوات کی وجہ سے بھی سدس پائے گی) اور مسئلہ 24 سے بن کر 31 سے عائلہ ہو جائے گا لیکن جمہور فقہا اور احناف کے نزدیک 12 سے مسئلہ بنے گا اور 17 سے عائل ہو جائے گا۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد العول 17
میت

زوجہ	ام	2اخت لاب وام	2اخت لام	ابن (کافر)
ربع	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
3	2	8	4	0

☆ مخرج کو مسئلہ بھی کہا جاتا ہے۔

مخارج، مخرج کی جمع ہے بمعنی نکلنے کی جگہ۔ فرض بمعنی حصہ۔

مخارج 7 اعداد ہیں (2,3,4,6,8,12,24)، قرآن پاک میں بیان کردہ حصے کل 6 ہیں، انھیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم: نصف، ربع، ثمن

دوسری قسم: ثلثان، ثلث، سدس

مخارج کل سات ہیں (2,3,4,8,6,12,24)

پہلے چار (2,3,4,8) کا عول کبھی نہیں آتا باقی تین میں عول ہوتا ہے۔

6 کا عول کبھی 7/8/9/10 ہوتا ہے۔

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 7
میت

زوج	2اخت علیہ

نصف	ثلثان
3	4

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 8

میت

زوج	2اخت علیہ	ام
نصف	ثلثان	سدس
3	4	1

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 9

میت

زوج	2اخت علیہ	2اخت خیفیہ
نصف	ثلثان	ثلث
3	4	2

مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 10

میت

زوج	2اخت علیہ	2اخت خیفیہ	ام
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
3	4	2	1

12 کا عول کبھی 13/15/17 ہوتا ہے۔

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 13

میت

زوجہ	2اخت علیہ	ام
ربع	ثلثان	سدس
3	8	2

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 15

میت

زوجہ	2اخت حقیقیہ	2اخت خیفیہ
ربع	ثلثان	ثلث
3	8	4

مسئلہ 12 بعد العول 17

مثال:

میت

زوجہ	2اخت عینیہ	2اخت خفیفہ	ام
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
3	8	4	2

☆ رد کا آسان بیان بہارِشریعت ص 258 تا 262 پر دیکھیں۔

ف: جن کا حصہ باہم مشترک ہو وہ ایک جنس ہیں لھذا دادی اور نانی ایک جنس ہیں، یونہی اخیافی بھائی اور اخیافی بہنیں بھی ایک جنس ہیں جبکہ بیٹی، پوتی مختلف جنس ہیں۔

ف: رد کے پہلے مخرج کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے اور سارے احکام کا تعلق صرف رد ہی سے ہوتا ہے۔

☆ زوج اور زوجہ کو من لا یرد علیہ اور باقی دس کو من یرد علیہ کہتے ہیں۔

☆ جس مسئلہ میں عصبہ ہوگا اس میں رد نہیں ہوگا یعنی وہ رد کا نہیں ہوسکتا۔

☆ صرف من یرد علیہم ورثاء ہوں تو اگر ورثاء ہم جنس ہوں تو مسئلہ رؤس سے ہوگا۔

مثال:

مسئلہ 3 بعد الرد 4 زید

میت

اربع بنات
2
4

اگر رؤس ہم جنس نہ ہوں تو مسئلہ سہام سے ہوگا۔

مثال:

مسئلہ 6 بعد الرد 4 زید

میت

بنت	بنت الابن
نصف	سدس
3	1

اگر رد کی صورت میں من لا یرد علیہم (زوجین) موجود ہوں تو پھر دیکھا جائے گا کہ من لا یرد علیہم کے سوا من یرد علیہم ہم جنس ہیں تو مسئلہ زوجین میں سے بنا کر باقی من یرد علیہم کو دینا چاہیے۔

مثال:

میت ــــــــ مسئلہ 24 بعد الرد 5x8=40 ــــــ زید

زوجہ	خمسہ بنات
ثمن	ثلثان
3	16
1	7
5	35

اگر من لا یرد علیہم کے ساتھ مختلف رؤس ہیں تو پھر ہر ایک کا مسئلہ علیحدہ علیحدہ نکالیں۔

مثال:

میت ــــــــ مسئلہ 24 ــــ من لا یرد علیہم 8x32 ــــ مسئلہ من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

زوجہ	بنت	جدہ
ثمن	نصف	سدس
3	12	4
1	3	1
4	21	7

مثال:

میت ــــــــ مسئلہ 24 بعد الرد 8x8=64

زوجہ	8 بنات
ثمن	ثلثان
3	16
1	7
8	56

مثال:

میت ــــــــ مسئلہ 24 بعد الرد 2x8=16

زوجہ	2 بنت
ثمن	ثلثان
3	16
1	7
2	14

مسئلہ 24 بعد الرد 3x8=24

مثال:

میت

3 بنات	زوجہ
ثلثان	ثمن
16	3
7	1
21	3

★★★★★★★★★★

طاءئفہ اول: نصف، ربع، ثمن

طائفہ ثانی: ثلث، ثلثان، سدس

اصل مسئلہ بنانے کا طریقہ: اگر مذکورہ حصوں میں سے اکیلا ہوتو مسئلہ ان کے ہم نام سے بنے گا مثلاً

نصف کا اصل مسئلہ=2 ثلث کا اصل مسئلہ=3

ربع کا اصل مسئلہ=4 ثلثان کا اصل مسئلہ=3

ثمن کا اصل مسئلہ=8 سدس کا اصل مسئلہ=6

اگر مذکورہ حصے ملے جلے ہوں تو پھر قاعدہ یہ ہے کہ

اگر نصفطا ئفہ ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ 6 سے بنے گا۔

اگر ربع طا ئفہ ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ 12 سے بنے گا۔

اگر ثمن طا ئفہ ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ 24 سے بنے گا۔

تصحیح

کا بیان

تصحیح کا بیان

کسر کی تعریف:

جب سہام رؤس پر پورے پورے تقسیم نہ ہوسکیں تو اس کو کسر کہتے ہیں اور جب کسی طائفہ میں کسر آجائے تو مخرج اور سہام کو بڑھا دیا جاتا ہے تاکہ کسر ختم ہوجائے اسی کا نام تصحیح ہے۔

☆ کبھی ورثاء کے ایک طائفہ کو مشترک سہام ملتے ہیں کبھی تو وہ مشترک سہام اس طائفہ کے افراد پر پورے پورے (بغیر کسر کے) تقسیم ہوجاتے ہیں۔

جیسے:

مسئلہ 12

میتہ

3 زوجہ	2 اخ خیفی	اب	ام
ربع	م	ع	سدس
3	0	7	2

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 13

میتہ

زوج	4 بنات	ام
ربع	ثلثان	سدس
3	8	2

پہلی مثال میں 3 زوجہ کو 3 سہام ملے جو بلا کسر تقسیم ہوتے ہیں، دوسری مثال میں 4 بنات کو 8 سہام ملے جو ہر ایک کو 2،2 مل کر تقسیم ہوسکتے ہیں۔

کبھی کسی طائفہ کے مشترک سہام میں کسر واقع ہو جاتی ہے یعنی اس طائفہ کے افراد پر پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد العول 13

میت

زوج	5 بنات	ام
ربع	ثلثان	سدس
3	8	2

یہاں 8 سہام 5 افراد پر منکسر ہیں یعنی پورے پورے تقسیم نہیں ہو سکتے۔ جب کسی طائفہ کے سہام اس کے افراد پر منکسر ہو جائیں تو ایسے موقع پر مخرج اور سہام کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ کسر ختم ہو جائے، اس عمل کو "تصحیح" کہتے ہیں۔

☆ تصحیح کے قواعد سے پہلے دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں کا جاننا ضروری ہے: تماثل، تداخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ۔

ف: مسئلہ بنانے کے ساتھ ورثاء سے ترکہ کی تفصیل پوچھ کر اسے بھی حصص کے مطابق تقسیم کر دیں، تصحیح کی نوبت ہی نہیں آئے گی باقی کسریں ترکہ کی تقسیم میں آتی رہتی ہیں جیسا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

(از تسہیل السراجی ص 106)

☆ تصحیح کا قانون یہ ہے کہ جن طائفوں میں کسر ہے ان طائفوں کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے کہ کونسی ہے؟ اگر نسبت تداخل یا توافق ہو تو عدد رؤس کا وفق اور اگر نسبت تباین ہو تو پورا عدد رؤس (ایک جانب) ترتیب سے لکھ کر ان کا ذو اضعاف اقل نکالا جائے۔ حاصلِ ذو اضعاف اقل کو تمام ورثاء کے سہام میں جدا جدا ضرب دی جائے اور مسئلہ میں بھی ضرب دی جائے، اگر مسئلہ عولی یا ردی ہو تو اس میں ضرب دی جائے۔

(از درس السراجی خلیل مولوی ص 27) یہ قبلہ استاذ یم صاحب والا طریقہ ہے جو نہایت آسان ترین ہے۔

☆ تصحیح کے 7 قاعدے ہیں؛ تین سہام اور رؤس کے درمیان اور چار رؤس اور رؤس کے درمیان۔

قانون نمبر 1: سہام، رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی ضرورت نہیں۔

مثال:

مسئلہ 6

میت

ب	ام	بنت + بنت
سدس+عصبہ	سدس	ثلثان
1	1	4

قانون نمبر 2: اگر ایک فریق میں کسر واقع ہو اور نسبت توافق ہو تو رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دو اور تمام سہاموں میں بھی ضرب دو۔

مثال:

مسئلہ 30=5x6

میت

اب	ام	10 بنات
سدس	سدس	ثلثان
1	1	4
5	5	20

عول میں ضرب دینے کی مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 45=3x15

میت

زوج	اب	ام	6 بنات
ربع	سدس+عصبہ	سدس	ثلثان
3	2	2	8
9	6	6	24

قاعدہ نمبر 3: اگر ہر فریق پر کسر واقع ہو اور سہام ورؤس کے درمیان نسبت تباین

ہو تو کل رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں، اگر مسئلہ عولی ہو تو عول میں ضرب دیں اور تمام رؤس کو سہاموں میں ضرب دیں۔

جیسے:

مسئلہ 5x6=30
میت

4 بنات	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس+عصبہ
4	1	1
20	5	5

عول میں ضرب دینے کی مثال:

مسئلہ 6 بعد العول 5x7=35
میت

5 اخت عینیہ	زوج
ثلثان	نصف
4	3
20	15

ف: اگر نسبت تداخل کی ہو اور رؤس سہام سے چھوٹا ہو تو ضرب کی ضرورت نہیں، سہام رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں گے۔ اسے تداخل بحکم تماثل کہتے ہیں، یعنی نسبت تداخل کی ہو بشرطیکہ سہام اکثر ہوں تو پہلا مسئلہ بحال جیسے ف بحال کا مطلب ہے کہ مسئلہ کو نہ چھیڑیں۔

تداخل بحکم تماثل کی مثال:

مسئلہ 6
میت

2 بنت	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس+عصبہ
4	1	1

تداخل بحکم توافق کی مثال:

مسئلہ 2x4=8
میت

عصبہ 6اعمام	ربع زوجہ
3	1
6	2

اگر تداخل میں سہام قلیل ہوں تو رؤس کا وفق اصل مسئلہ اور سہام میں لگائیں یعنی ضرب کریں جیسا کہ مذکورہ بالا مثال میں۔

☆ وہ قواعد جو رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں یہ چار قانون ہیں جو درج ذیل ہیں۔ ان قواعد سے پہلے جن طائفوں میں کسر واقع ہو رہی ہے ان کے سہام اور رؤس کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر نسبت تداخل کی ہو تو ''دخل رؤس''، توافق کی صورت میں ''وفق رؤس'' اور تباین کی صورت میں کل رؤس کو ایک طرف محفوظ کرلیں گے، پھر ان محفوظ کردہ اعداد میں نسبت دیکر، آنے والے چار قاعدے جاری کریں گے۔

قاعدہ نمبر 1: اگر زائد طائفوں میں کسر ہو تو ہر گروہ کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان نسبت تماثل کی ہو تو ان میں سے کسی بھی جماعت کے عدد رؤس کو اصل مسئلہ سے ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی۔

مثلاً:

مسئلہ 3x6=18
میت

عصبہ 3اعمام	سدس 3جدات	ثلثان 6بنات
1	1	4
3	3	12

محفوظ کردہ اعداد: 3-3-3

قاعدہ نمبر 2: اگر کئی جماعتوں پر کسر ہو اور رؤس میں تداخل کی نسبت ہو تو ان میں

سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں اور تمام سہاموں میں ضرب دو۔

جیسے:

مسئلہ 12x12=144

میت

12 اعمام	3 جدہ	4 زوجہ
عصبہ	سدس	ربع
7	2	3
84	24	36

محفوظ کردہ اعداد 4-2-12 نسبت تداخل کی ہے۔

قاعدہ نمبر 3: اگر ورثاء کی کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور

ف: اگر ایک طائفہ میں کسر واقع ہو جائے تو وہی حضرت قبلہ استاذیم صاحب والا قانون جاری ہوتا ہے یعنی ذواضعاف اقل والا اصول، یعنی طرازی شرح سراجی کے چار قاعدے جو رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں وہی ہیں۔

☆ از استاذیم قبلہ حضرت علامہ مفتی محمد رمضان صابری صاحب مدظلہ، بحال کا مطلب ہے کہ مسئلہ کو نہ چھیڑیں یعنی ضرب وغیرہ کا عمل نہ کریں۔

★★★★★★★★★★

تصحیح کا دوسرا طریقہ

اگر کسر سہام اور رؤس میں آئے تو پھر دیکھیں گے کہ کسر ایک طائفہ میں ہے یا ایک سے زائد طائفہ میں، اگر ایک طائفہ میں کسر آئے تو اس کا قانون یہ ہے کہ اگر نسبت تباین کی ہو تو کل رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں اور تمام سہاموں میں ضرب دیں۔

جیسے:

مسئلہ 3x8=24
میت

3 ابن	زوجہ
عصبہ	ثمن
7	1
21	3

☆ اور اگر نسبت تماثل کی ہو تو پہلا مسئلہ بحال۔

جیسے:

مسئلہ 3
میت

ابن
عصبہ
3

☆ اگر نسبت تداخل کی ہو بشرطیکہ سہام اکثر ہوں تو پہلا مسئلہ بحال۔

مثال:

مسئلہ 24
میت

اب	4 بنات	زوجہ

سدس+عصبہ	ثلثان	ثمن
4+1	16	3
5	4+4+4+4	

اگر تداخل میں سہام قلیل ہوں تو رؤس کا وفق اصل مسئلہ میں اور سہام میں لگائیں۔

مثال:

مسئلہ 12 بعد العول 13x2=26

میت

اب	16 بنات	زوج
سدس+عصبہ	ثلثان	ربع
2	8	3
4	16	6

(طرازی ص153)

دوسری مثال:

مسئلہ 2x4=8

میت

6 عم	زوجہ
عصبہ	ربع
3	1
6	2

☆ اگر نسبت توافق کی ہو تو رؤس کا وفق اصل مسئلہ اور سہاموں میں لگائیں۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد العول 3x13=39

میت

اب	12 بنات	زوج
سدس+عصبہ	ثلثان	ربع
2	8	3
6	24	9

☆ اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں ہو تو پھر چار نسبتوں میں سے کوئی نہ کوئی نسبت رؤس اور سہام میں ضرور ہوگی۔ اگر رؤس اور سہام میں نسبت تماثل کی ہو یا تداخل ہو بشرطیکہ سہام اکثر ہوں تو رؤس کو نہیں چھیڑیں گے۔ اگر نسبت تباین کی ہو تو کل رؤس محفوظ۔ اور اگر نسبت تداخل بشرطیکہ سہام قلیل ہوں یا توافق کی ہو تو وفق محفوظ، رؤس کا ذو اضعاف اقل نکال کر

مجموعہ کو اصل مسئلہ اور سہاموں میں لگائیں۔

مثال:

میت — مسئلہ 72 = 3x24

زوجہ	3 بنات	6 جدات	عم
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
3	16	4	1
9	48	12	3

☆ اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں ہو تو اس کا قاعدہ درج ذیل ہے:

اگر نسبت تباین کی ہو تو کل روٗس   ظ، اگر تداخل ہو تو مخرج محفوظ اور اگر توافق ہو تو وفق محفوظ یعنی کسر زائد طائفوں میں ہو تو ذو اضعاف اقل نکالیں۔

مثال:

میت — مسئلہ 6x24=144

2 زوجہ	6 جدات	عم	3 بنات
(تباین) ثمن	(توافق) سدس	عصبہ	(تباین) ثلثان
3	4	1	16
18	24	6	96

	3-3-2
3	3-3-2
2	1-1-2
	1-1-1

★★★★★★★★★★

تصحیح کا آسان طریقہ

جس میں سہام رؤوس کے درمیان نسبت دیکھ کر وفق و دخل وغیرہ نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ہی ان کا ذواضعاف اقل نکالنے کی یعنی قواعد تصحیح کی۔ سرے سے ضرورت ہی نہیں وہ ہے مسئلے کا مخرج (اصل (مسئلہ/عول/رد) نکال کر فیصد کے ذریعے براہ راست حصص تقسیم کر دینا۔

وہ فیصدی فارمولا یہ ہے:

$$\frac{\text{وارث کا حصہ (مسئلہ/عول/رد سے)}}{\text{اصل مسئلہ/عول/رد}} \times ۱۰۰$$

مثال توافق

مسئلہ ۲۴

۴/زوجات	۸۱/بنات	۱۵/جدات	۶/اعمام
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳	۱۶	۴	۱
$\frac{۳}{۲۴} \times ۱۰۰$	$\frac{۱۶}{۲۴} \times ۱۰۰$	$\frac{۴}{۲۴} \times ۱۰۰$	$\frac{۱}{۲۴} \times ۱۰۰$

فیصدی حصہ فی طائفہ:

4.166%　16.666%　66.666% 12.55%

۶ ÷　۱۵ ÷　۱۸ ÷　4 ÷

فیصدی حصہ فی کس:

0.69%　1.11%　3.70%　3.12%

مثال تباین

مسئلہ ۲۴

۷ / اعمام	۱۰ / بنات	۶ / جدات	۲ / زوجہ
عصبہ	ثلثان	سدس	ثمن
۱	۱۶	۴	۳

$\frac{۱}{۲۴} \times ۱۰۰$　$\frac{۱۶}{۲۴} \times ۱۰۰$　$\frac{۴}{۲۴} \times ۱۰۰$　$\frac{۳}{۲۴} \times ۱۰۰$

فیصدی حصہ فی طائفہ:

4.166%   66.666%   16.666%   12.50%

÷ ۲   ÷ ۶   ÷ ۱۰   ÷ ۷

فیصدی حصہ فی کس:

0.59%   6.66%   2.77%   2.50%

تقسیم ترکہ فیصدی طریقے سے

ہر وارث کا فیصدی حصہ نکالنے کے بعد میت کے کل ترکہ میں سے اس کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے:

وارث کا فیصدی حصہ x $\frac{\text{کل ترکہ}}{100}$

مثال: اگر میت میں کل ترکہ چار ہزار چھوڑا ہے تو وہ ہر وارث میں مذکورہ بالا ارمولے کے مطابق اس طرح تقسیم ہوگا:

فیصدی حصہ فی زوجہ =3.12

۱۔ ترکہ مال از میت = ۳.۱۲x $\frac{۴۰۰۰}{۱۰۰}$ = ۱۲۴.۸۰ روپے

۲۔ فیصد حصہ فی بنت = ۳.۷۰

تقسیم ترکہ = ۳.۷۰x $\frac{۴۰۰۰}{۱۰۰}$ = ۱۴۸ روپے

۳۔ فیصدی حصہ فی جدہ = ۱.۱۱

تقسیم ترکہ = ۱.۱۱x $\frac{۴۰۰۰}{۱۰۰}$ = ۴۴.۴

۴۔ فیصدی حصہ فی عم = ۰.۶۹

تقسیم ترکہ = ۰.۶۹x $\frac{۴۰۰۰}{۱۰۰}$ = ۲۷.۶ روپے

عددی طریقے سے تقسیم ترکہ

یعنی غیر فیصدی طریقے سے نکلے ہوئے عددی حصص کے ذریعے ترکہ تقسیم کرنا۔

اس کے طریقے میں سب سے پہلے کل ترکہ کو مخرج (اصل مسئلہ/عول/رد/تصیح) پر تقسیم کیا جائے جو حاصل تقسیم آئے اس کو ہر وارث کے حصوں سے ضرب دے دی جائے تو ترکہ میں سے ہر وارث کا شرعی حصہ بآسانی نکل آئے گا۔آسانی کے لیے فارمولا درج ذیل ہے:

$$\text{وارث کے کل حصے} \times \frac{\text{کل ترکہ}}{\text{کل مخرج}}$$

مثال: یہاں ہر وارث کو حصہ فیصدی طریقے کی بجائے سہام کے ذریعے دیا جاءے گا جواب بقیہ وہی (فیصدی طریقہ سے نکلے ہوئے حصہ وارث کے مطابق) آئے گا۔

سہام فی زوجہ = ۱۳۵

۱۔حصہ میراث از مال میت = $۱۳۵ \times \frac{۴۰۰۰}{۴۳۲۰}$ = ۱۲۵.۰۰ روپے

۲۔سہام فی بنت = ۱۶۰

حصہ میراث از مال میت = $۱۶۰ \times \frac{۴۰۰۰}{۴۳۲۰}$ = ۱۴۸.۱۴ روپے

۳۔سہام فی جدہ = ۴۸

حصہ میراث از مال میت = $۴۸ \times \frac{۴۰۰۰}{۴۳۲۰}$ = ۴۴.۴۴

۴ ۔ سہام فی عم = ۳۰

حصہ میراث = $۳۰ \times \frac{۴۰۰۰}{۴۳۲۰}$ = ۲۷.۷۷ روپے

مناسخہ

کا بیان

مناسخه کا بیان

مافی الید: وہ سہام جو اس کو تصحیح اول سے ملے ہوں۔

مناسخہ کا لغوی معنی:

مناسخہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے نسخ سے ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے ازالہ، نقل، تغیر۔

مناسخہ کا اصطلاحی معنی:

بعض یا کل ورثاء کا حصہ تقسیم کرنے سے پہلے ان کے مرنے کے سبب ان کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جانا استحقاق میراث کی وجہ سے۔ مناسخہ دو یا دو سے زائد مردوں میں ہوگا اس سے کم میں نہ ہوگا جو سب سے پہلے مرنے والا ہوگا اسے مورِثِ اعلیٰ کہیں گے۔

☆ مناسخہ کا طریقہ: (از حضرت قبلہ استاذ یم صاحب)

اگر مف اور مسئلہ ثانی میں نسبت تباین ہو تو مسئلہ ثانی کو مسئلہ اول میں اور ان کے سہاموں میں ضرب دیں اور مف کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔ ، اور اگر نسبت تماثل ہو تو پہلا مسئلہ بحال، اگر نسبت تداخل ہو اور مف قلیل ہو تو مسئلہ ثانی کے وفق

کومسئلہ اول اور مسئلہ اول کے سہاموں میں ضرب دیں ۔ اور اگر مف زیادہ ہوتو مف کے وفق کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں ۔ اور اگر نسبت توافق کی ہوتو مسئلہ ثانی کے وفق کو مسئلہ اول کے کل میں اور سہاموں میں ضرب دیں، اور مف کے وفق کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔

ف: یہ اصول صرف دو بطنوں کے مناسخہ کے لیے ہیں۔ اگر تین بطنوں کا مناسخہ ہوتو تیسرے بطن کو میت ثانی کے قائم مقام بنایا جائے گا اور پہلے دونوں بطنوں کو میت اول کے درجے میں رکھ کر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے گا۔

اگر چار بطنوں کا مناسخہ ہوتو پہلے تینوں بطنوں کو میت اول اور چوتھے بطن کو میت ثانی اور پانچ بطنوں کا مناسخہ ہوتو پہلے چار بطنوں کو میت اول اور پانچویں بطن کو میت ثانی مان کر قواعد جاری کریں گے، وھکذا۔

مثال:

نگہداشتہ 3 — مورث اعلیٰ

میت مسئلہ 12 من لا یرد علیہم 4x4=16x2=32x4128 — من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

زوج زید	بنت کریمہ	ام عظیمہ
ربع	نصف	سدس
3	6	2
1	3	1
4	9	6

مثال:

میت مسئلہ 4 — زید مف 4 مورث ثانی

زوجہ حلیمہ	اب عمرو	ام رحیمہ
ربع	عصبہ	ثلث مابقی
1	2	1

2	4	2
8	16	8

2وفق			3وفق
مسئلہ 6	(توافق)	کریمہ	مف 9 مورث ثالث
میت			
بنت	ابن	ابن	جدہ
رقیہ	خالد	عبداللہ	عظیمہ
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس
1	2	2	1
3	6	6	3
12	24	24	

مسئلہ 2x2=4	(تباین)		عظیم مف 9 مورث رابع
میت			
زوج عبدالرحمن	اخ عبدالرحیم		اخ عبدالکریم
نصف	عصبہ		عصبہ
1		1	
2	1	2	1
18	9		9

المبلغ 128

الاحیاء								
حلیمہ	عمرو	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
8	16	8	12	24	24	18	9	9

تداخل بحکم توافق کی مثال:

مسئلہ 4x6=24			
میت			
ابن	ابن	بنت	بنت
حسان	احسان	حسینہ	محسنہ
2	2	1	1
8		4	4

وفق 4

مسئلہ 8 (تداخل بحکم توافق) احسان مف 2

میت

زوجہ	بنت	ابن	ابن	ابن
حنیٰ	احسانہ	حسین	حنین	محسن
ثمن	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
1	1	2	2	2

المبلغ 24

الاحیاء

حسان	حسینہ	محسنہ	حنیٰ	احسانہ	حسین	حنین	محسن
8	4	4	1	1	2	2	2

تداخل بحکم تماثل کی مثال:

مسئلہ 3x24=72

میت

زوجہ	بنت	بنت	بنت	عم
سعدیہ	سعدیٰ	سعدانہ	سعاد	مسعود
ثمن		ثلثان		عصبہ
3		16		5
9	16	16	16	15

ء

مسئلہ 5 مسعود مف 15

میت

ابن	ابن	بنت
سعید	سعدان	سعدیہ
2	2	1
6	6	3

المبلغ 72

الاحیاء

سعدیہ	سعدیٰ	سعدانہ	سعاد	سعید	سعدان	سعیدہ

9	16	16	16	6	6	3

توافق کی مثال:

نگہداشتہ 3

مسئلہ 12 میت	من لا یرد علیہم 32=2x16=4x4	من یرد علیہم 6 بعد الرد 4
زوج ریحان	بنت عمرانہ	ام غفرانہ
ربع	نصف	سدس
3	6	2
1	3	1
4	9	3
8		6
2 وفق		3 وفق

مسئلہ 6 میت		عمرانہ مف 9
اب ریحان	ابن عمران	جدہ غفرانہ
سدس	عصبہ	سدس
1	4	1
3	12	3

المبلغ 32

الاحیاء		
ریحان	عمران	غفرانہ
11	12	9

★★★★★★★★★★★

ہر نسبت کی الگ الگ مثالیں:

تماثل کی مثال:

مسئلہ 3 میت	
ابن جمال	بنت جمیلہ
2	1

مسئلہ 2	جمال مف 2
میت	
ابن کمال	ابن اکمل
1	1

الاحیاء

جمیلہ	کمال	اکمل
1	1	1

ف: المبلغ مناسخہ کے آخری حاصل ضرب کو کہتے ہیں۔

تباین: کی مثال

مسئلہ 12 بعد العول 91=7x13

میت

زوجہ	اخت	اخت لاب	اخت لام
حامدہ	محمودہ	حمیدہ	محمدی
ربع	نصف	سدس	سدس
3	6	2	2
21		14	14

مسئلہ 6 بعد العول 7 — محمودہ مف 6

میت

زوج	اخت لاب	اخت لام
حماد	حمیدہ	محمدی
نصف	نصف	سدس
3	3	1
18	18	6

المبلغ 91

الاحیاء

حامدہ	حمیدہ	محمدہ	حماد
21	32	20	18

مافی الید: وہ سہام جو اس کو اول سے ملے ہوں۔

مناسخہ کا لغوی معنی:

مناسخہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے نسخ سے ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے ازالہ، نقل، تغیر۔

مناسخہ کا اصطلاحی معنی:

بعض یا کل ورثاء کا حصہ تقسیم کرنے سے پہلے ان کے مرنے کے سبب ان کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جانا استحقاق میراث کی وجہ سے۔ مناسخہ دو یا دو سے زائد مردوں میں ہو گا اس سے کم میں نہ ہو گا جو سب سے پہلے مرنے والا ہو گا اسے مورِثِ اعلیٰ کہیں گے۔

☆ **مناسخہ کا طریقہ:** (از حضرت قبلہ استاذیم صاحب)

اگر مف اور مسئلہ ثانی میں نسبت تباین ہو تو مسئلہ ثانی کو مسئلہ اول میں اور ان کے سہاموں میں ضرب دیں اور مف کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔، اور اگر نسبت تماثل ہو تو پہلا مسئلہ بحال، اگر نسبت تداخل ہو اور مف قلیل ہو تو مسئلہ ثانی کے وفق کو مسئلہ اول اور مسئلہ اول کے سہاموں میں ضرب دیں۔ اور اگر مف زیادہ ہو تو مف کے وفق کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔ اور اگر نسبت توافق کی ہو تو مسئلہ ثانی کے وفق کو مسئلہ اول کے کل میں اور سہاموں میں ضرب دیں، اور مف کے وفق کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔

ف: یہ اصول صرف دو بطنوں کے مناسخہ کے لیے ہیں۔ اگر تین بطنوں کا مناسخہ ہو تو تیسرے بطن کو میت ثانی کے قائم مقام بنایا جائے گا اور پہلے دونوں بطنوں کو میت اول کے درجے میں رکھ کر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے گا۔

اگر چار بطنوں کا مناسخہ ہو تو پہلے تینوں بطنوں کو میت اول اور چوتھے بطن کو میت ثانی اور پانچ بطنوں کا مناسخہ ہو تو پہلے چار بطنوں کو میت اول اور پانچویں بطن کو میت ثانی مان کر قواعد جاری کریں گے، وھکذا۔

مسئلہ من یرد علیہم 4x8=32x3=96 — من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

میت

زوجہ کریمہ	بنت رحیمہ	ام ہندہ
ثمن	نصف	سدس
3	12	4
1	3	1
4	21	7
	63	21

3وفق | تداخل | 1وفق

مسئلہ 12 | | کریمہ مف 4

میت

زوج کریم بخش	بنت رحیمہ	بنت حلیمہ	عم اصغر
ربع	ثلثان		عصبہ
3	4< 8 >4		1

مسئلہ 3x24=72

میت

زوجہ	3بنت	ابن الاخ
ثمن	ثلثان	عصبہ
3	16	5
9	48	15
3-1/8	16-2/3	5-5/25

☆ ایک بیگھے میں چار کینال اور ایک کینال میں بیس مرلے ہوتے ہیں۔

☆ مذکورہ مسئلہ پر 25 بیگھے تقسیم کرو۔

ف: 3-1/8، 16-2/3، 5-5/24 یہ تمام مخلوط کسور ہیں، انھیں غیر واجب کسور میں تبدیل کرو۔

25/8، 120/24، 50/3

زوجہ: 8=3.125÷25

بنات: 25=16.66÷3×2

3.215+66.66=19.785

19.785-25=5.215

باقی 5.215 عصبہ کے لیے

اگر مف اور مسئلہ ثانی میں نسبت توافق کی ہو تو مف کے وفق کو میت ثانی یعنی مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دی جائے، اور مسئلہ ثانی کے وفق کو میت اول کے ورثاء احیاء کے سہاموں میں اور مسئلہ میں ضرب دی جائے یعنی مسئلہ ثانی کے وفق کو مسئلہ اول میں اور مسئلہ اول کے سہاموں میں لگائیں۔

مثال:

مسئلہ 5x24=120

میت

زوجہ حلیمہ	بنت کریمہ	اب عمر	ام رحیمہ
ثمن	نصف	سدس+عصبہ	سدس
3	12	5	4
15		25	20

مسئلہ 5x6=30   5وفق   کریمہ مف 12   2وفق

میت

ابن	ابن	بنت	ام	جد	ام الاب
خالد	عبداللہ	رقیہ	حلیمہ	عمر	رحیمہ
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس	سدس	محروم
	4		1	1	0
8	8	4	5	5	0
16	16	8	10	10	

المبلغ 120

الاحیاء

حلیمہ	عمر	رحیمہ	خالد	عبداللہ	رقیہ
25	35	20	16	16	8

اگر مف اور مسئلہ ثانی میں نسبت تباین ہو تو مسئلہ ثانی کو مسئلہ اول میں اور ان کے سہاموں میں ضرب دیں اور مف کو مسئلہ ثانی کے سہاموں میں ضرب دیں۔

مثال درس السراجی ص 35

ف: نگہداشتہ اور من یرد علیھم کے درمیان نسبت تماثل، تباین یا تداخل ہوسکتی ہے لیکن توافق نہیں ہوسکتی کیونکہ زوج اور زوجہ کا حصہ نصف یا ربع یا ثمن ہوگا۔ نصف کی صورت میں مخرج دو ہوکر باقی ایک ہوگا، ربع کی صورت میں مخرج چار ہوکر باقی تین ہوگا اور ثمن کی صورت میں مخرج آٹھ ہوکر باقی سات ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ باقی 1,3,7 کا عدد ہی ہوگا اور یہ تینوں عدد کسی دوسرے عدد کے ساتھ متوافق نہیں ہوتے۔

ف: رد کے بعد اگر کسی طائفہ میں کسر آئے تو تصحیح کریں۔

(از تسہیل الفرائض ص 50)

ف: زوج رد میں 2/4 سے مسئلہ 1 یا 3

زوجہ ہو تو رد کے مسئلہ میں 8/4 3 یا 7

معلوم ہوا کہ نگہداشتہ ایک یا تین یا سات ہوسکتا ہے۔

☆ اگر نگہداشتہ اور من یرد علیھم میں نسبت تماثل ہو تو مسئلہ بحال، (ملاحظہ فرمائیں تسہیل الفرائض ص 57)

☆ زوج اور زوجہ کے لیے نصف، ربع، ثمن ہوسکتے ہیں اور 1,3,7 باقی من یرد علیھم سے ہمیشہ 6 ہوتے ہیں جو بعد الرد 3 یا 4 یا 5 یا 6 ہوسکتے ہیں، جو اکثر نسبت تباین کی ہوتی ہے۔

☆ اگر من لا یرد علیھم میں سے کوئی ہو اور من یرد علیھم مختلف جنس ہوں تو دو کام کرتے ہیں۔ اول مسئلہ بنانا دوم ضرب دینا۔

☆ پہلا کام: مسئلہ بنانا یہ ہے کہ احد الزوجین کا جدا مسئلہ بنا کر اس کو اپنے مسئلہ سے

حصہ دیا جائے۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد الرد 4

میت

بنت الابن	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
		1

☆ **دوسرا کام:** یہ ہے کہ مختلفۃ الجنس کا جدا مسئلہ بنایا جائے گا جو کہ ہمیشہ 6 ہوتا ہے پھر ان کو اپنے مسئلہ سے حصہ دیا جائے گا۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد الرد 4 — من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

میت

بنت الابن	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
1	3	1

ضرب دینے کا پہلا کام یہ ہے کہ مختلفۃ الجنس کے سہام جمع کر کے احد الزوجین کے سہم اور مسئلہ میں ضرب دی جائے گی۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد الرد 4x4=16 (نگہداشتہ 3) — من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

میت

بنت الابن	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
1	3	1
		4

ضرب دینے کا دوسرا کام یہ ہے کہ احد الزوجین کا ما بقی مسئلہ لے کر مختلفۃ الجنس کے سہام میں جدا جدا ضرب دی جائے۔

جیسے:

مسئلہ 12 بعد الرد 4x4=16 (نگہداشتہ 3) — من یرد علیہم 6 بعد الرد 4

میت

بنت الابن	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
1	3	1

32+	216-	
39	127	
127	89	89 محفوظ

89-	89-
79	64
اگرلڑکا پیدا ہو 11	اگرلڑکی پیدا ہو 25

اگرحمل مردہ پیدا ہوتو درج ذیل صورت بنے گی۔

مسئلہ 216/24

میت

زوجہ	اب	ام	بنت
ثمن	سدس+عصبہ	سدس	نصف
3	1+4	4	12
27	45	36	108

زوجہ 8=216÷ 27

بنت 2=216÷ 108

ام 6=216÷ 36

اب 45=36+9=216÷6

کل جمع باقی 9 اب کو عصبہ کی وجہ سے دیا

مسئلہ 3x8=24x2=48 باعتبار ذکورت

میت

زوجہ	حمل بنت
ثمن	عصبہ
1	7
3	21
6	42

مسئلہ 24 بعدالرد 2x8=16x3=48 باعتبار انوثت

میت

زوجہ	حمل بنت
ثمن	ثلثان
3	16

7 1

7 14 7 2

21 21 6

★★★★★★★★★★

قرض ادا کرنے

کا طریقہ

قضاء الدیون کا طریقہ درج ذیل ہے

اگر میت پر قرض اس کے ترکہ سے کم ہوں یا ترکہ کے برابر ہوں پھر قرض ادا کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔ اگر قرض ترکہ سے کم ہے تو ہر ایک کا پورا دین ادا کر کے جو ترکہ بچے وہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا اگر قرض ترکہ کے برابر ہو تو تمام ترکہ سے قرض ادا ہو جائے گا اور ورثاء کو کچھ نہیں ملے گا البتہ اگر قرض تمام ترکہ سے زیادہ ہو تو چونکہ ہر ایک قرض ادا نہیں ہو سکتا اب ترکہ تمام غرماء (قرض خواہوں) میں ان کے قرض کے تناسب سے تقسیم ہو گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ میت کا نشان بنا کر ورثاء کی جگہ غرماء کے نام لکھ دیے جائیں ہر قرض خواہ کا قرض اس کے نام کے نیچے لکھ دیا جائے اس کے بعد تمام غرماء کے قرض کے مجموعہ کو مخرج قرار دیکر مخرج کی جگہ لکھ دیا جائے اس کے بعد مخرج یعنی قرض کے مجموعہ اور کل ترکہ میں نسبت دیکھی جائے اگر تداخل یا توافق ہو تو دونوں کا وفق لے لیا جائے اس کے بعد ہر غریم (قرض خواہ) کے دین (قرض) کو ترکہ کے کل یا وفق میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو مخرج کے

وفق یا کل پر تقسیم کیا جائے، حاصل تقسیم اس غریم کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

مثلاً:

5وفق	3وفق
15روپے قرض	9روپے ترکہ
میت	
زید	خالد
10روپے	15روپے کل=15
1	1

زید: 30=10x3÷   5=6

خالد: 5x3=15÷5=3

کل میزان 9

15اور 9میں نسبت توافق کی ہے۔

مثال:

15روپے قرض	(نسبت تباین)	13روپے ترکہ
میت		
زید		خالد
10روپے		15روپے کل=15

زید: ÷ 13x10=13015=8.66

خالد: 13x5=6515=4.33÷

کل میزان: 12.99

مسئلہ 8

میت

زوجہ	بنت	بنت	بنت	عصبہ 7	ابن	ابن
1	1	1	1		2	2

خالد کا قرض   2روپے

باقر کا قرض   3روپے

حامد کا قرض   5روپے

پہلا کام نسبت معلوم کرنا

میت		
5		4
10 روپے قرض	توافق	ترکہ 8 روپے
خالد	باقر	حامد
2	3	5
1-3/5	2-2/5	5/4

پھر ترکہ اور قرض کو ضرب دیکر حاصلِ ضرب پر قرض کو تقسیم کر دو بس وہی جواب ہے۔

★★★★★★★★★★

صلح کا مسئلہ یا تخارج کا بیان

تخارج کا مطلب یہ ہے کہ ورثاء میں سے کوئی شخص کوئی چیز لے کر صلح کر لے اور اپنا حصہ چھوڑ دے۔ تخارج کے مسائل کتب فقہ میں ''کتاب الصلح'' میں تفصیل سے مذکور ہیں یہاں ان کو ذکر کرنا پیش نظر نہیں یہاں تخارج کی صورت میں مسئلہ کی تخریج کا طریقہ بتانا مقصود ہے۔ اگر ورثاء میں سے کوئی تخارج کر کے نکل جائے تو تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس نکلنے والے وارث کو شامل کر کے پورا مسئلہ حل کیا جائے اور عول، رد، تصحیح وغیرہ میں سے جس کی ضرورت ہو وہ کیا جائے اس کے بعد تخارج کرنے والے کے جتنے سہام بنتے ہیں ان کو مخرج میں سے تفریق کر کے ''ص'' کا نشان بنا کر اس کے اوپر لکھ دیا جائے اب یہی عدد مخرج ہوگا اور تخارج کرنے والے سہام پر کراس (X) کا نشان لگا دیا جائے۔

ص ـــــ 27

ص ـــــ 36-9

12x3

میت

ابن الابن		بنت الابن	2بنات	زوج
2	3x1	1	3x8=24	3x3=9
	3			

36مخرج تھا زوج نے تخارج کرلیا تھا اس کے 9سہام کو 36سے تفریق کیا گیا تو باقی 27مخرج ہوا۔

صـــــ 25

صـــــ 32-7

8x4

میت

ابن	ابن	ابن	ابن	زوجہ
7	7	7	7	4x1
				4

صلح کا مسئلہ:

مسئلہ 3x8=24

میت

ابن (بدھو)	ابن (پھتو)	ابن (للو)	زوجہ (کندن)
عصبہ	عصبہ	عصبہ	
7	7	7	1
	21		3

بدھوبا صلح کرد7-17 =24 7 صلح کرد

★★★★★★★★★★

خنثیٰ کا بیان

یاد رہے کہ خنثیٰ اب، جد، ام، جدہ، زوج یا زوجہ نہیں ہوسکتا۔

(از تسہیل الفرائض)

مسئلہ نمبر 1: مخنث وہ شخص ہے جس میں مرد وعورت دونوں کے اعضاء ہوں یا دونوں میں سے کوئی عضو نہ ہو۔ اگر دونوں عضو ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ پیشاب کون سے عضو سے کرتا ہے، اگر مردانہ عضو سے کرتا ہے تو مرد کا حکم لگایا جائے گا اور اگر زنانہ عضو سے کرتا ہے تو عورت کے حکم میں ہے۔ اور اگر دونوں اعضاء سے کرتا ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ پہلے پیشاب کون سے عضو سے کرتا ہے جس عضو سے پہلے پیشاب کرتا ہے اسی کا حکم لگایا جائے گا لیکن اگر دونوں اعضاء سے بیک وقت پیشاب کرتا ہے تو اس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں یعنی اس کے مرد یا عورت ہونے کا کچھ پتہ نہیں چلتا اسی کے احکام یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔ اور یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ بچہ ہے اگر بلوغ کی عمر کو پہنچ گیا اور اس کی

ڈاڑھی نکل آئی یا اس کو مردوں کی طرح احتلام ہو یا جماع کرنے کے لائق ہو جائے تو اسے مرد مانا جائے گا اور اگر اس کے پستان ظاہر ہو گئے یا ماہواری آئی تو اسے عورت تسلیم کیا جائے گا اور اگر دونوں قسم کی علامتیں نہ پائی گئیں یا دونوں قسم کی علامتیں پائی گئیں جب خنثیٰ مشکل کہلائے گا۔

(درمختار، شامی، بزازیہ، عالمگیری بحوالہ بہارِ شریعت ص 20/276 تا 277)

مسئلہ نمبر 2: خنثیٰ مشکل کا حکم یہ ہے کہ اس کو مذکر و مؤنث مان کر جس صورت میں کم ملتا ہے وہ دیا جائے گا اور اگر ایک صورت میں حصہ ملتا ہے اور ایک میں نہیں ملتا تو نہ ملنے والی صورت اختیار کی جائے گی۔

(درمختار، شامی بحوالہ بہارِ شریعت)

مثال نمبر 1:

مسئلہ 5 بصورت مفروضہ مذکر

میت

ابن	بنت	خنثیٰ
2	1	2

مسئلہ 5 بصورت مفروضہ مؤنث

میت

ابن	بنت	خنثیٰ
2	1	1

وضاحت:

اگر خنثیٰ کو لڑکا مانتے ہیں تو پانچ حصوں میں سے دو حصے ملتے ہیں اور اگر اسے لڑکی مانتے ہیں تو چار حصوں میں سے ایک حصہ ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ 2/5>1/4 سے زیادہ ہے۔لہٰذا اس کو مؤنث والا حصہ یعنی 1/4 دیا جائے گا۔

مثال نمبر 2:

مسئلہ 6

میت

زوج	حقیقی بہن	خنثیٰ	(باپ کی طرف سے مفروضہ بھائی)

3	3	1

مثال نمبر3:

مسئلہ 6

میت

زوج	حقیقی بہن	خنثیٰ	(باپ کی طرف سے مفروضہ بہن)
3	3	1	

وضاحت:

اگر خنثیٰ کو باپ کی طرف سے بھائی قرار دیا جائے تو وہ عصبہ بنے گا اور اس کے لیے کچھ نہ بچے گا، اس لیے کہ نصف شوہر کا اور نصف حقیقی بہن کا فرض حصہ ہے اور عصبہ کو اس وقت ملتا ہے جب ذوی الفروض سے کچھ بچے اور جب خنثیٰ کو باپ کی طرف سے بہن فرض کیا گیا تو وہ ذوی الفروض میں سے ہے اور چھ سے مسئلہ بنانے کے بعد نصف یعنی 3 شوہر کو ملے اور نصف حقیقی بہن کو اور خنثیٰ کو چھٹا حصہ یعنی 1، بہنوں کا دو تہائی حصہ پورا کرنے کے لیے، اور مسئلہ عول ہو کر 7 سے ہو گیا۔ لٰہذا خنثیٰ کو مذکر مان کر محروم رکھا جائے گا۔

(شریفیہ ص126، عالمگیری بحوالہ بہار شریعت)

مسئلہ 2

میت

زوج	اخت عینیہ	علاتی خنثیٰ (اخ علاتی)
نصف	نصف	محروم
1	1	0

مسئلہ 6

میت

زوج	اخت عینیہ	علاتی خنثیٰ (اخت علاتیہ)

نصف	نصف	سدس
3	3	1

اس صورت میں مذکر ہونے کی صورت میں محروم اور مؤنث ہونے کی صورت میں وارث ہے لھٰذا مذکر فرض کیا جائے گا۔

مسئلہ 2

میت

ابن الاعم	ولدالعم خنثیٰ (ولدالعم)
1	1

مسئلہ 1

میت

ابن الاعم	ولدالعم خنثیٰ (بنت العم)
1	محروم

اس صورت میں عورت ہونے کی صورت میں محروم اور مذکر ہونے کی صورت میں وارث ہے۔ لھٰذا مؤنث فرض کیا جائے گا۔

مسئلہ 6 بعدالعول 8 — 4 وفق نسبت توافق

میت

زوج	اخت خیفیہ	خنثیٰ (اخت علاتیہ)	ام
نصف	سدس	نصف	سدس
3	1	3	1
9	3	9	3

یہاں بصورت ذکورت خنثیٰ کو 4 سہام ملتے ہیں اور بصورت انوثت 9 سہام ملتے ہیں۔ اس لیے مذکر فرض کر کے پہلے مسئلہ کے مطابق سہام تقسیم کیے جائیں گے۔

☆ خنثیٰ مشکل کا حکم یہ ہے کہ اس کے لیے "اسوء الحالین) ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسئلے بنائے جائیں ایک میں خنثیٰ کو مذکر فرض کیا جائے اور دوسرے مسئلے میں مؤنث فرض کیا جائے جس صورت میں خنثیٰ کو کم ملے یا سرے سے حصہ نہ ملے اس صورت پر عمل کیا جائے گا۔

☆امام شعبی صاحب کے نزدیک خنثیٰ مشکل کے لیے ''نصف النصیبین'' ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب بالا دو مسئلے بنائے جائیں پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت تباین کی ہو تو ہر ایک کو دوسرے کے کل مسئلہ اور ورثاء کے حصوں میں ضرب دی جائے پھر دونوں کا خلاصہ جمع کر کے عنوان سے لکھا جائے۔

مثلاً:

بصورت ذکورت	(تباین)	مسئلہ 4x5=20 میت
ابن خنثیٰ (مذکر)	بنت	ابن
عصبہ	عصبہ	عصبہ
2	1	2
8	4	8

مثال نمبر 2:

بصورت انوثت	(تباین)	مسئلہ 4x5=20 میت
بنت خنثیٰ (مؤنث)	بنت	ابن
عصبہ	عصبہ	عصبہ
1	1	2
5	5	10

جمع	جمع 40	20+20 جمع
خنثیٰ	بنت	ابن
13	9	18

اگر نسبت توافق کی ہو تو ہر ایک کے وفق کو دوسرے کے کل مسئلے اور ورثاء کے حصص میں ضرب دی جائے پھر خلاصہ لکھا جائے۔

اگر تداخل ہو تو اکثر مسئلے کے وفق کو دوسرے کل مسئلے اور ورثاء کے حصص میں ضرب دی جائے پھر خلاصہ لکھا جائے۔ اور اگر تماثل ہو تو ایک صورت پر عمل کیا جائے۔

مسئلہ 12 4 رد 32 رد 96 توافق وفق 8

میت

زوجہ	اخت ع	اخت عل	اخت عل خنثیٰ (مؤنث)	
ربع	نصف	سدس		1
1	3	3	3	3
4	9	9	9	6
8	18			
24	54			

مسئلہ 4 رد 12 رد 96 توافق وفق 3

میت

زوجہ	اخت ع	اخت عل	اخ خنثیٰ عل (مذکر)
1	2	1	2
3	6	8	16
24	28		

رد 96 رد 96 جمع 192

جمع

زوجہ	اخت ع	اخت عل	خنثیٰ
48	102	17	6

مسئلہ 4 رد 16 تداخل وفق 4

میت

زوج	بنت	بنت	3	ابن خنثیٰ (مذکر)
1	3	3	12	6
4				

مسئلہ 12 4 رد 16

میت

زوج	بنت	بنت	بنت خنثیٰ (مؤنث)
1	1	1	1
4	4	4	4

جمع

خنثی	بنت	بنت	زوج
10	7	7	8

مثال1:

مسئلہ 6 تماثل

میت

بنت	ام	اخ ع خنثیٰ (مذکر)
3	1	2

مثال2:

مسئلہ 6 تماثل

میت

بنت	ام	اخ ع خنثیٰ (مؤنث)
3	1	2

★★★★★★★★★★

مناسخہ

کا بیان

مناسخہ کا مختصر و آسان طریقہ

سب سے پہلے مورث اعلیٰ کا ترکہ عدد "100" فرض کر لیا جاتا ہے اس کے بعد مندرجہ ذیل فارمولے سے ورثاء کے حصے معلوم کر لیے جاتے ہیں۔

$$\frac{\text{عددی حصہ}}{\text{مسئلہ میت}} \times 100$$

$$\frac{\text{عددی حصہ}}{\text{مسئلہ میت}} \times \text{پھر مافی الید}$$

میت مسئلہ 12 رد 16

زوج زید	بنت یاسمین	ام ہادیہ
ربع	نصف	سدس
1	1	1
4	2	6
3	6	2 عددی حصہ قبل الرد

4	9	3 عددی حصہ بعدالرد
$\frac{4}{16}$ x100	$\frac{9}{16}$ x100	$\frac{3}{16}$ x100
25	56.25	18.75

مسئلہ 4 میت — مورث ثانی زید مف 25

	زوجہ وجیہ ربع	اب نعمان عصبہ	ام حلیمہ ثلث مابقی
	1	2	1
عددی حصہ	4		3
	1		1
	1	2	1
	4 x25	4 x25	4 x25
	6.25	12.50	6.25

مسئلہ 6 میت — مورث ثالث یاسمین مف 56.25

	ابن عصبہ	ابن عصبہ	بنت عصبہ	نانی سدس
		5		1
عددی حصہ	2	2	1	6
	2	2	1	1
	6 x56.25	6 x56.25	6 x56.25	6 x56.25
	18.75	18.75	9.37	9.37

مسئلہ 2x2=4 میت — مورث رابع ہادیہ مف (9.37+18.75)=28.125

زوج جمال نصف	اخ سلیم عصبہ		اخ کلیم عصبہ
1		1	
2		2	
2	1		1

x28.125	4	x28.125	4	x28.125	4
14.06		7.03		7.03	فیصدی حصص

المبلغ 99.99

الاحیـــــــــــــــــــــــــــــــــــاء

وجیہ	نعمان	حلیمہ	سعد	اسد	سعدیہ	جمال	سلیم	کلیم
6.25	12.50	6.25	18.75	18.75	9.37	14.06	7.03	7.03

(ازماخوذ عام فہم میراث از مولوی عبدالقادر دیوبندی)

★★★★★★★★★★

مناسخہ کا جدید اور آسان طریقہ

سب سے پہلے میت اول کا ترکہ اور اس کے ورثاء (جو اس کی موت کے وقت زندہ ہوں) میں تقسیم کیا جائے۔ پھر میت اول کے ورثاء میں سے جو وارث فوت ہو جائے اس کا ترکہ اس (میت ثانی) کے ورثاء (جو اس کی موت کے وقت زندہ ہوں) میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ پھر اگر کوئی اور وارث فوت ہو جائے تو اس کا ترکہ اس (میت ثالث) کے ورثاء (جو اس کی موت کے وقت زندہ ہوں) میں تقسیم کیا جائے۔ پھر اگر کوئی اور وارث فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ کی تقسیم کے لیے بھی مندرجہ بالا طریقہ ہی اختیار کیا جائے۔

☆ تمام فوت شدہ ورثاء کا ترکہ ان کے زندہ ورثاء میں تقسیم کرنے کے بعد ہر ایک وارث کا مجموعی حصہ معلوم کر لیا جائے۔ مثلاً فاطمہ فوت ہو گئی اور مندرجہ ذیل ورثاء چھوڑے۔

خاوند اکرم، بیٹا اصغر، ماں ریحانہ، ابھی فاطمہ کا مال تقسیم نہ ہوا تھا کہ اس کا خاوند فوت

ہوگیا۔ باپ اکبر، ماں فرزانہ، بیٹا اصغر پھر فاطمہ کے خاوند کا ترکہ تقسیم نہ ہوا تھا کہ فاطمہ کا بیٹا اصغر فوت ہوگیا۔ ورثاء اس کے یہ ہیں:

دادی فرزانہ+ نانی ریحانہ+ دادا اکبر بیوی شگفتہ

حل:

مسئلہ 12 — میت نمبر 1 فاطمہ

شوہر اکرم	بیٹا اصغر	ماں ریحانہ
ربع	عصبہ	سدس
3	7	2

مسئلہ 6 — میت نمبر 2 اکرم

باپ اکبر	ماں فرزانہ	بیٹا اصغر
سدس	سدس	عصبہ
1	1	4

مسئلہ 12 — میت نمبر 3 اصغر

دادی فرزانہ	نانی ریحانہ	دادا اکبر	بیوی شگفتہ
سدس	سدس	عصبہ	ربع
1	1	7	3

تینوں میتوں کے زندہ ورثاء کے مجموعی حصے مندرجہ ذیل ہیں:

	اکبر	فرزانہ	شگفتہ	ریحانہ
میت اول کے ترکہ سے حصہ	0	0	0	2
میت ثانی کے ترکہ سے حصہ	1	1	0	0
میت ثالث کے ترکہ سے حصہ	7	1	3	1
مجموعی حصے	8	2	3	3

فوائد:

☆ زوج اور زوجہ کو ''ذوی الفروض السببیہ'' اور باقی دس کو ''ذی الفروض النسبیہ'' کہتے ہیں۔

(از تسہیل الفرائض ص 15)

☆ زوج اور زوجہ کو من لا یرد علیہ اور باقی دس کو من یرد علیہ کہتے ہیں۔ (تسہیل ص 54)

ضابطہ نمبر 1:

وہ ورثاء وارث ہونگے جو بوقت موت مورث زندہ تھے یا حمل میں تھے جو پہلے مرگئے وہ بھی وارث نہیں ہوں گے اور جو بعد میں پیدا ہوئے وہ بھی وارث نہیں ہونگے۔

ضابطہ نمبر 2:

صرف وہ ورثاء معلوم کیے جائیں جو وارث ہوں ہاں اگر کوئی دوسرے وارث کے لیے موجب حجب نقصان یا حرمان ہو یا کوئی محجوب اپنے وارث ہونے کا دعویدار ہو تو انھیں بھی لکھا جائے۔

ضابطہ نمبر 3:

استفسار، استفتاء اور افتاء میں ورثاء کی ترتیب حسب ذیل ہو۔

(۱) احد الزوجین (۲) اولاد (ابوین) (۳) جدین (۴) اولاد الاب، پھر ان میں اولاً عینی پھر علی پھر خیفی (۵) اعمام عینی پھر علّی۔ ھٰکذا الیٰ اٰخرہ۔

ضابطہ نمبر 4:

اولاً میت بنا کر اطمینان کے ساتھ صورت مسؤلہ حل کریں اور کسی دوسرے عالم سے تسلی کریں۔ پھر حسب ذیل طریقے سے اصول اخذ کر کے فتویٰ لکھیں۔

★★★★★★★★★★

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ زید فوت ہوکر ایک بیوی عائشہ، فلاں، فلاں، وارث چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا؟ بینوا توجروا

ف: علم میراث جاننے والے کو فارض، فریض، فرضی اور فراض کہتے ہیں۔

(از عمدۃ الفرائض ص 32 حاشیہ 1)

زید زندہ کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی

مسئلہ 24
میت

دو ابن الابن	چار بنات	زوجہ
عصبہ	ثلثان	ثمن
5	16	3
10	32	6

ف: اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے حصہ دے دے یعنی جائیداد تقسیم کر دے تو یہ میراث نہیں کہلاتی بلکہ یہ ہبہ کہلاتا ہے۔

☆ مسائل دو قسم پر ہیں: نمبر 1 امانت / امانۃً نمبر 2 قضا / قضاً

امانت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جائیداد سے اپنی اولاد وغیرہ کو حصہ نہ دے تو آخرت میں عذاب ہوگا یا نہیں؟ کسی کا حق مارے گا تو عذاب ہوگا۔

(فتاویٰ فقیہ ملت ص 220/2 تا 223 از مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ)

قضا کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی جائیداد سے اپنی زندگی میں حصہ نہ دے تو اس کو یہ اختیار حاصل ہے لیکن کسی وارث کا حق مارا تو آخرت میں عذاب ہوگا یہ علیحدہ بات لیکن اولاد یا بیوی وغیرہ دنیا میں قانونی کارروائی نہیں کر سکتے یعنی حصہ نہیں لے سکتے۔

فیضان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

مناظر اسلام کنزالعلماء حضرت علامہ مفتی محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

امیر المجاہدین حضرت علامہ خادم حسین رضوی مدظلہ العالی

حضرت پیر علامہ ثاقب رضا مصطفائی مدظلہ العالی

مجاہد اسلام انجنیئر ثروت حسین قادری مدظلہ العالی

مجاہد اسلام عاشق رسول قائد نوجوانان مسلم

محمد شہیر سیالوی مدظلہ العالی

--

ہمیں علمائے اہلسنت سے پیار ہے

انشاءاللہ عزوجل ہمارا بیڑا پار ہے